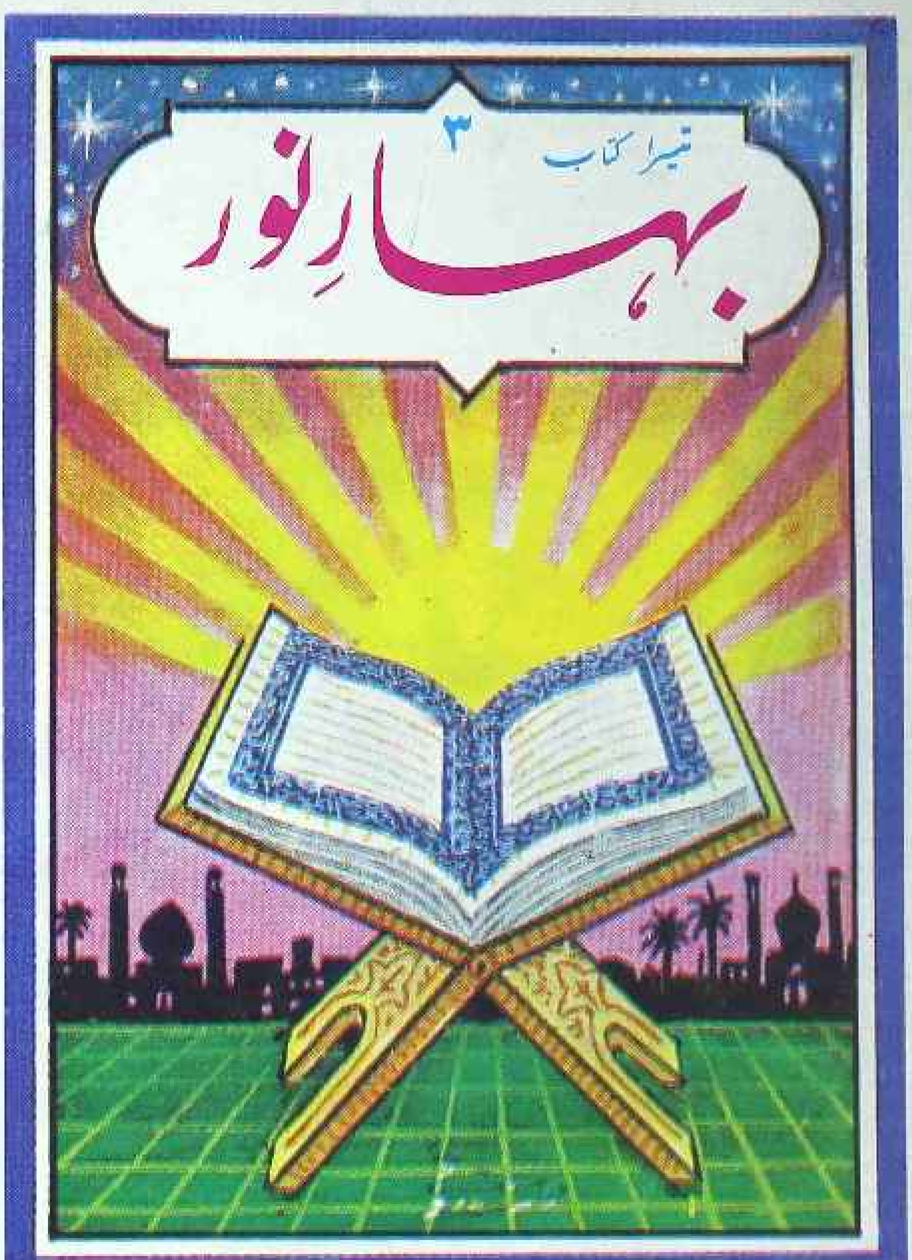

قرآن مجید سے آشنائی کا ایک مجموعہ۔ جوانوں اور نوجوانوں کیلئے

بسم الله الرحمن الرحیم

اهداء الی

دفتر نمایندگی مقام معظم رهبری (انقلاب اسلامی)

در پاکستان

"بہارِ نور" (تیسرا حصہ)

قرآن مجید سے آشنائی کا ایک مجموعہ، جوانوں اور نوجوانوں کیلئے

مؤلف: سید حمید علم الہدیٰ

ترجمہ: نثار احمد زینپوری

بار اوّل: جمادی الاول سنہ ۱۴۱۵ھ

خطاطی: سید قلبی حسین رضوی کشمیری

پبلشر: حوزہ

تعداد: ۳۰۰۰

لیتوگرافی و چاپ: [illegible] الهادی، قم تلفن ۶۱۶۱۲۱

فہرست

پیش گفتار ۵

حصۂ اول

قرآن بشر کا کلام نہیں ہے ۷
انسان شناسی ۱۴

دوسرا حصہ
زمین اور آسمان ۱۷
معلومات ۳۷

تیسرا حصہ

مقصد ۴۱
خصوصیات ۴۲
معلومات ۴۴
داستان ۴۸
انسان کا انسان سے رابطہ ۷۵
انسان کا انسان سے رابطہ ۷۸
قسمیں ۸۱
دعائیں ۸۷
مثالیں ۹۰
سوالات ۹۳
جہنم کا راستہ ۹۶

چوتھا حصہ

خدا کی قدرت ۱۰۰
قیامت کے دن کی گفتگو ۱۰۱
موازنہ ۱۰۷
معلومات ۱۱۲
دس، قرآنی پیغام ۱۱۴
معلومات ۱۱۶
جواب نامہ ۱۱۹

پیش گفتار

امام زمانہ کی مدد و عنایات سے "بہار نور" کتاب کا تیسرا حصہ، جوانوں اور نوجوانوں کو قرآن سے آشنا کرنے کے لئے ایک مجموعہ شائقین کے ہاتھوں میں پہنچ گیا ہے۔

محترم قارئین!

دنیا میں جتنی بھی حیرت انگیز اختراعات اور انکشافات ہو رہے ہیں، اسی زاویے سے یہ بات مزید واضح ہوتی جا رہی ہے کہ انسان قرآنی ہدایت کا محتاج ہے۔

کیونکہ صنعت و کمپیوٹر سعادت آفرین نہیں ہو سکتا، چنانچہ ترقی یافتہ ممالک میں ظلم و تعدی، فتنہ و فساد اور خودکشی کی شرح دیگر ممالک سے کہیں زیادہ ہے۔

بشر کی نجات و سعادت کا ایک ہی طریقہ ہے، اور وہ یہ کہ صنعت و ہنر سے رضائے خدا کے مطابق کام لیں، اس مقصد میں قرآن سے مدد حاصل کریں اور اسے زندگی کا دستور العمل بنا لیں۔

آج ہر شخص اور ایجنسی اپنے مال کی پبلسٹی کرتی ہے، اسے بہترین پیکنگ، دستہ بندی اور بہترین شکل میں پیش کرتی ہے، ہمیں بھی قرآن، کہ جس کو ہم کلام خدا تسلیم کرتے ہیں، ظاہراً جس کی تبلیغات کی ضرورت نہیں ہے، اس کی تفسیر کی عمیق بحثوں کی موشگافی کرنا چاہئے اور قرآن کے محتویٰ کو، داستان، اشعار اور آرٹ کے قالب میں پیش کرنا چاہئے اور اس طرح تہذیب و ثقافت کے غارت گروں کا مقابلہ کرنا چاہئے۔ لیکن ہم خواب غفلت میں ہیں۔

تاریخ گواہ ہے کہ پیغمبر اکرمؐ ثقافتی جنگ میں مشرکوں سے ان ہی ہتھیاروں سے مقابلہ کرتے تھے جنھیں وہ خود استعمال کرتے تھے۔

مشرکین "اعل ھبل" (ہبل بت برتر ہے) کا نعرہ لگاتے تھے تو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی "اللہ اعلیٰ و اجل" کا نعرہ بلند کرتے تھے۔

آنحضرت کے پیروکاروں کو بھی اس کمپیوٹر صدی میں، اصلاح اور قرآنی ہدایت کے سلسلے میں ان ہی وسائل و امکانات سے استفادہ کرنا چاہئے، جن کو دشمن انحراف و کجروی کے فروغ کے لئے استعمال کر رہا ہے، آج ہمارے لئے یہی سب سے بڑی ذمہ داری ہے اور اس صدی کے خواب غفلت میں پڑے ہوئے انسانوں کو بیدار کرنا ہمارا فریضہ ہے۔

اے کاش: شعراء قرآن ایسے گوہر سے لبریز دریا سے فائدہ حاصل کریں اور اس کے مطالب کو اشعار کے قالب میں پیش کریں۔

اے کاش! ہنرمند نقاش و آرٹسٹ، قرآن کے مطالب، داستانوں کو بہترین طغروں، ٹیبلٹ وغیرہ کے پیرائے میں پیش کریں اور ایسے تصویر کشی کریں کہ تصویر بول دے۔

اے کاش! صاحبان قلم قرآن کے موضوعات و داستانوں کو بہترین قصوں کی صورت میں پیش کریں۔

اے کاش! قرآن کے واقعات کو بہترین طریقے سے عملی صورت میں پیش کریں۔

وغیرہ......

جو شخص بھی قرآن کے تعلیمات کو فروغ دینے کی کوشش کرے گا یقیناً اس کے شامل حال خدا کی رحمتیں ہوں گی اس چیز کو جو چاہے آزما کے دیکھ لے۔

• • •

"بہار نور" کتاب کی ابتداء میں اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ قرآن کی آیات کو "انسان" کے محور پر تقسیم کریں اور مختلف موارد میں علمی مطالب اور مناسب نقاشی و تصویروں سے استفادہ کریں، اس سلسلے میں ہمیں دوستوں کی مدد و رہنمائی کی ضرورت ہے۔

ظاہر ہے اس کام کو ایک آدمی انجام نہیں دے سکتا، خصوصاً محدود وسائل، تزئین کاری کی بڑھتی ہوئی مہنگائی وغیرہ ایسی چیزیں ہیں جن کو بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

امید ہے کہ قرآن کی ہدایت اور اس کے اتباع کرنے والوں کی مدد سے خدمت دین کی راہ ہموار ہوگی۔

قرآن بشر کا کلام نہیں ہے

(۳)

گذشتہ کا خلاصہ

بہار نور کے پہلے اور دوسرے حصہ میں ہم نے اس بات کو ثابت کرنے کیلئے قرآن بشر کا کلام نہیں ہے تین نکات بیان کئے تھے جو کہ عبارت ہیں:

۱۔ حسن بیان ۲۔ نظم و ہم آہنگی ۳۔ مختلف علوم کا استعمال

گذشتہ سے پیوستہ ملاحظہ فرمائیں

۴۔ مختلف مخاطبین

انسانوں کی تحریر کردہ کتاب عام طور پر کئی جہتوں سے محدود ہوتی ہے۔

بعض کتابیں کسی ایک خاص زمانہ کے لئے لکھی جاتی ہیں چنانچہ مرورِ ایام سے نسلِ نو کیلئے اس کتاب کا سمجھنا دشوار ہو جاتا ہے یا علم کا ارتقاء اس بات کا سبب ہوتا ہے کہ اس کتاب کو میوزیم کی زینت بنا دیا جائے۔

بعض کتابوں سے صرف جوانوں کو زیادہ دلچسپی ہے اور بعض سے بزرگ و سن رسیدہ حضرات زیادہ شغف رکھتے ہیں۔

کچھ کتابیں اس نہج سے لکھی گئی ہیں کہ ان سے مخصوص افراد ہی استفادہ کر سکتے ہیں مثلاً وہ کتاب جس میں مخصوص رسم و رواج رقم کیے گئے ہوں ممکن ہے وہ دوسری قوموں کے لئے مفید نہ ہو۔

بعض کتابیں آسان اور سادہ انداز میں لکھی گئی ہیں، ان سے ہر آدمی استفادہ کر سکتا ہے اور کچھ ایسی کتابیں ہیں کہ جن سے خاص شعبہ کے ماہر و اسپیشلسٹ ہی فائدہ حاصل کر سکتے ہیں جیسے عرفانی و فلسفی کتابیں یا دیگر انسانی علوم یا تجربی علوم کی کتابیں۔

صرف قرآن وہ کتاب ہے کہ جس میں کسی قسم کی محدودیت نہیں ہے، اس سے ہر زمانہ ماضی، حال، مستقبل کے انسان نے، خواہ تعلیم یافتہ ہو یا بے سواد، جوان ہو یا بوڑھا استفادہ کیا ہے اور کرے گا۔

جیسا کہ چودہ سو سال پہلے کے صحرائی انسان اس کی تلاوت سن کر لذت اندوز ہوتے تھے اور اپنے فہم کے مطابق سمجھتے تھے اسی طرح بعد والی صدیوں کے تعلیم یافتہ نیز ہر شعبہ کے اسپیشلسٹوں نے اس بے پایاں خزانہ سے استفادہ کیا ہے۔

گزشتہ چودہ صدیوں میں ہر عالم نے ایک لحاظ سے قرآن کو موضوع بحث قرار دیا ہے اور اس کی تفسیر کی ہے لیکن اس کی تفسیر نے دوسروں کو بے نیاز نہیں کیا ہے چنانچہ بعد والی نسلوں نے بھی اپنی طاقت کے مطابق اس پرجوش چشمہ سے نئے انکشافات کئے ہیں۔

بعض علما نے ادبی لحاظ سے قرآن کی تفسیر کی ہے۔ بعض نے عرفانی اعتبار سے بعض نے تجربی نقطے سے اور بعض نے عقلی نہج سے تفسیر کی ہے۔

۵۔ جو مطالب انسان کی طاقت سے باہر ہیں۔

قرآن مجید کی بہت سی آیتیں کچھ ایسے موضوعات کے بارے میں نازل ہوئی ہیں کہ جنھیں نہ صرف چودہ سو سال قبل کا انسان نہیں سمجھ سکتا تھا بلکہ انہیں حال اور مستقبل کے انسان بھی سمجھنے کی طاقت نہیں رکھتے ہیں چہ جائیکہ ان کے بارے میں اپنا نظریہ پیش کریں!

قرآن نہایت ہی حسین انداز میں ملائکہ، جن، شیطان اور ان کی خلقت و بعض خصوصیات کو بیان کرتا ہے جبکہ مذکورہ مخلوقات مادی نہیں ہیں اور انھیں کوئی انسان نہیں دیکھ سکتا اور نہ ان کے خصوصیات کو بیان کر سکتا ہے۔

قرآن مکمل طور پر عالم برزخ (موت اور قیامت کے درمیان کے فاصلے) کو بیان کرتا ہے نیز جنّت و جہنّم کی خصوصیات، انسانوں کی گفتگو اور زمین و آسمان کی کیفیت وغیرہ کو بیان کرتا ہے۔ ان چیزوں کا ادراک انسان کے قبضے کی بات نہیں ہے چہ جائیکہ ان کے متعلق کوئی بات کہے اور وہ بھی عمیق و دقیق بات۔

۶۔ انقلاب آفرین کتاب

قرآن کے نزول کے وقت نہ صرف دنیائے عرب پر جہل و گمراہی طاری تھی بلکہ سارے انسان اس کی زد میں آگئے تھے۔ خرافات، جہل، بت پرستی، ظلم اور غارت گری وغیرہ نے اسے ہلاکت کے دہانے پر کھڑا کر دیا تھا۔

ایسے ماحول میں قرآن نے پہلے ہی مرحلہ میں اپنے کلام کی زیبائی سے اکثر کو اپنا شیفتہ بنا لیا اور اس کے بعد وہ قوانین پیش کئے جو بشریت کی تمام ضروریات پر حاوی ہیں اور مختصر زمانہ میں تہذیب یافتہ، بافضیلت، حق طلب اور علم دوست انسان بنا دیئے۔

قرآن نے اس معاشرے کو بالکل ہی بدل دیا کہ جس میں عورتوں کو کنیز سمجھا جاتا اور لڑکیوں کو زندہ درگور کیا جاتا تھا، اور روح و فضیلت اور کمال انسانی کی بنا پر مرد و عورت کو یکساں قرار دیا۔

قرآن نے اس معاشرے کے لوگوں میں انقلاب پیدا کیا کہ جس کے افراد اپنے قتل و غارتگری پر فخر کرتے تھے اور انہیں ایک دوسرے کا بھائی بنا دیا چنانچہ وہ اپنے اموال ایک دوسرے کو بخشتے تھے جبکہ خود ضرورت مند ہوتے تھے اور راہ خدا میں شہید ہونے میں ایک دوسرے پر سبقت کرتے تھے۔

جو معاشرہ علم و دانش کی کوئی قدر و قیمت نہیں سمجھتا تھا، جس میں صرف ۱۷ اشخاص تعلیم یافتہ تھے، اس میں ایسا انقلاب آیا کہ چند سالوں کے اندر وہ دنیا کا علمی مرکز بن گیا۔

یہ ایک ایسی جامع کتاب ہے کہ جو انسان کی دنیوی اور اخروی سعادت کے تمام پہلوؤں کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے اور دوسری طرف مختصر مدت میں انسان کے عالی معاشرہ کو بدل دینے کی طاقت رکھتی ہے، یہ خود اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ کسی عام بشر کا کلام نہیں ہے بلکہ اس کا سرچشمہ ذات خدا ہے۔

۷۔ مختلف پہلو

جو کچھ ماہر و اسپیشلسٹ اشخاص لکھتے ہیں، اس میں زیادہ تر ایک یا زیادہ سے زیادہ دو پہلو ہوتے ہیں۔

مثلاً جو کچھ ایک مورخ لکھتا ہے وہ تاریخی اعتبار ہی سے قابل تحقیق ہے اور زیادہ سے زیادہ اشعار کے قالب میں پیش کیا جاسکتا ہے اور اس کو ادبی رنگ دیا جاسکتا ہے۔

لیکن قرآن کا کمال یہ ہے کہ مختلف علوم کے ماہر و اسپیشلسٹ ایک مخصوص و معین آیت سے، اپنے اپنے فن کے مطابق نتیجہ نکالتے ہیں۔

مثلاً قرآن کی ایک آیت سے ادبی پہلو اخذ کرتا ہے، فقیہ اس سے فقہی نتیجہ برآمد، منجم، نجومی نتیجہ نکالتا ہے اور دلچسپ بات یہ ہے کہ ایک دوسرے کی بات کی تردید نہیں کرتا۔

اس نکتہ کو قرآن میں اس قدر واضح طور پر مشاہدہ کیا جاتا ہے کہ قرآن کا ہر ایک مفسر اپنی تحقیق کے پہلوؤں کو قرآن میں ملاحظہ کرتا ہے جبکہ ایک دوسرے کی تردید نہیں کرتا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ہر ایک اپنی تحقیق کے موضوع و مطالب کو قرآن میں بلند ترین سطح پر دیکھتا ہے۔

۸۔ تورات و انجیل کی تصحیح

قرآن اس بات کی تائید کرتا ہے کہ توریت و انجیل آسمانی کتابیں ہیں، لیکن یہ بات بھی کہتا ہے کہ ان میں تحریف ہوئی ہے اور ان میں خیانت کار افراد نے کتر بیونت کی ہے۔

قرآن مجید نے ان دو کتابوں کی، خداشناسی، پیغمبروں کے واقعات اور بعض قوانین میں تصحیح کی ہے۔

جیسا کہ یہ دونوں کتابیں ابتداء میں خدا کا کلام تھیں لیکن بعد میں ان میں تحریف کر دی گئی تو ان کی تصحیح صرف خدا کا کلام ہی کر سکتا ہے اور یہ بات قرآن کے کلام خدا ہونے پر دلیل ہے۔

۹۔ خاص اسلوب

قرآن مجید کے اعجازی پہلوؤں میں ایک یہ ہے کہ وہ نہ نظم ہے اور نہ نثر بلکہ اس کا مخصوص سبک ہے جو کہ بشر کی تمام اصناف سخن سے مختلف ہے۔

علاوہ اس کے کہ بشر کی ہر نظم و نثر کی یہ خاصیت ہے کہ اگر کوئی شخص ایک زمانہ تک اس سے مانوس رہے تو وہ اسی نوعیت کی نظم یا نثر لکھ سکتا ہے۔

لیکن قرآن نے انہی معمولی حروف کو اس طرح مرکب کیا ہے کہ کوئی شخص اس کی تقلید نہیں کر سکتا اور اس جیسا کلام نہیں کہہ سکتا۔

قرآن کے کلمات کی ترکیب کچھ اس طرح ہے کہ خود پیغمبر کے کلام کا نہج بھی اس سے جدا ہے۔

اس طرح تاریخ عرب کے عظیم ترین ادیب اور خدائے سخن یعنی حضرت علیؑ کہ جنہوں نے باوجودیکہ قرآن کی وضاحت میں بہت کچھ فرمایا ہے۔ لیکن ان کی توضیح بھی آیات کے سبک سے مختلف ہے۔

خداوند عالم کا ارشاد ہے:

اگر سارے جنات و انسان جمع ہو جائیں اور ایک دوسرے کے مددگار و ہمفکر

ہو جائیں تو بھی قرآن کا مثل نہیں لا سکتے۔ یہ بہت بڑا دعویٰ ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے
کہ اسلام کے شدید دشمنوں نے اسلام سے مقابلہ کرنے کے لیے بے شمار جنگ لڑیں لیکن
قرآن ایسا بہترین فصیح اور پُر معنی کلام نہ لا سکے۔

۞ ۞

بقیہ بعد والے مجموعوں میں ملاحظہ فرمائیں

قرآن کی انسان شناسی

مکتب قرآن میں وہ انسان بہت مختلف ہے جسے ہم نے علوم کی راہ سے انسان سمجھا ہے۔

علوم کی راہ سے ہم جسے انسان سمجھتے ہیں وہ پیدائش و موت کے درمیان کی چیز ہے لیکن ان دونوں لفظوں کا قبل و بعد علوم انسانی کے لحاظ سے مجہول ہے۔

جبکہ مکتب قرآن کا انسان ان لفظوں میں محدود نہیں ہے۔

وہ دوسرے جہان سے آیا ہے۔ دنیا کے مدرسے میں اسے اپنے کو بنانا چاہئے دوسرے جہان میں اس کے مستقبل کا تعلق خود اس کی اس تگ و دو یا سستی سے ہے جو کہ اس دنیاوی مدرسے میں انجام دیتا ہے۔

پیدائش اور موت کے درمیان کا انسان جیسا کہ انسان سمجھتا ہے اس سے کہیں سطحی ہے جسے قرآن انسان قرار دیتا ہے۔[1]

زیر نظر کتاب میں قرآنی انسان کو حاصل کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور اس سلسلے میں دریائے نور قرآن ہی سے استفادہ کرنا چاہے۔

ہمیں یہ جاننا چاہیے کہ:

* ہم کہاں سے آئے ہیں؟

اور یہ جاننے کے لئے کہ ہم کہاں سے آئے ہیں ہمیں اپنے خدا کو پہچاننا چاہئے اور اپنے خدا کی معرفت حاصل کرنے کے لئے ہمیں انسان اور کائنات کا آتش عنوان سے مطالعہ کرنا چاہئے کہ یہ اس کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔

خداشناسی ←

[1] مجموعہ آثار شہید مطہری ج ۲ ص ۲۱۸

* ہم ں آئے ہیں ؟

قرآن کے نقطۂ نظر سے ہم دنیا میں آئے ہیں تاکہ ہم راہ نجات یا راہ ضلالت پر گامزن ہوں لیکن ان دونوں راستوں میں کسی ایک کو اختیار کرنا خود ہمارے علم و انتخاب پر موقوف ہے پس خدا نے ہماری ہدایت کیلئے پاکیزہ ترین انسانوں کو بھیجا ہے اور ہمیں ان نورانی پیکروں کو پہچاننا چاہیئے۔

راہنما شناسی

اپنی جان سے زیادہ عزیز راہنماؤں کو پہچاننے کے علاوہ اس راستے کو پہچاننا چاہئے جو کہ انہوں نے ہماری سعادت کے لئے مقرر کیا ہے۔

راہ شناسی

* ہم کہاں جا رہے ہیں ؟

یہ جاننے کے لئے کہ ہم کہاں جا رہے ہیں ہمیں دوسرے جہان کی خصوصیات اور اس کی ہمیشہ رہنے والی نعمتیں اور اس کے سخت مراحل و عذاب کو کو بھی پہچاننا چاہئے۔

معاد شناسی

ہم خدا کی مدد سے مندرجہ بالا موضوعات میں سے ہر ایک کے بارے میں گلستانِ قرآن سے ایک غنچہ چن کر آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

ہر ایک حصہ کے آخر میں قرآنی معلومات سے متعلق کچھ مطالب اور چند سوالات آپ کی استعداد میں اضافہ کی غرض سے مقرر کئے ہیں۔

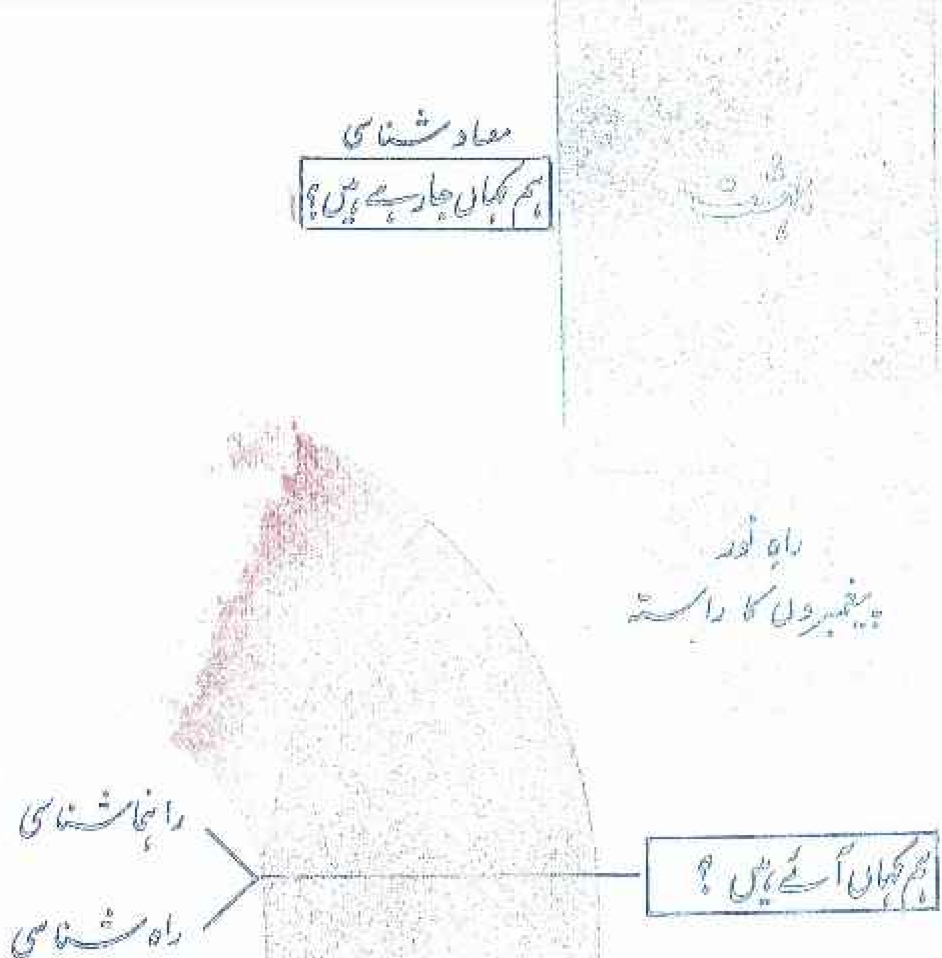

آیات قرآن کی دستہ بندی کا نقشہ

خدا شناسی
آیتوں کے ذریعہ
۲۔ زمین اور آسمان

گذشتہ کا خلاصہ

'بہار نور کتاب' کے پہلے اور دوسرے حصہ میں ہم نے انسان کی تخلیق میں خدا کی قدرت کی نشانیوں کے بارے میں بحث کی تھی، اب گذشتہ سے پیوستہ ملاحظہ فرمائیں

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ

(آل عمران/۱۹۰)

بے شک آسمان و زمین کے پیدا کرنے اور رات و دن کے آنے جانے میں صاحبان عقل کیلئے نشانیاں موجود ہیں۔

السمٰوات: جمع سماء، بالائے سر کے معنی ہیں، اس بنا پر تمام ستاروں اور آسمانی کروں پر شامل ہے۔
الارض = زمین | اللیل = رات | النھار = دن | اولی الالباب = صاحبان عقل

لَخَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (غافر/۵۷)

بے شک زمین و آسمان کا پیدا کرنا لوگوں کے پیدا کرنے سے کہیں زیادہ بڑا ہے لیکن لوگوں کی اکثریت نہیں جانتی

إِنَّ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِلْمُؤْمِنِينَ (جاثیة/۳)

بے شک خلقت اور نظام قائم کرنے سے زمین و آسمان میں مومنین کے لئے خدا کی نشانیاں موجود ہیں۔

اب ہم آپ کے ساتھ آسمانوں کی سیر کرتے ہیں۔ اس دلچسپ سفر میں ہم ایک ستارہ شناس (منجم) سے گزارش کریں گے کہ وہ ہمیں اپنی علمی تحقیقات سے مستفید فرمائیں۔

اس دانشور کی باتوں کو سننے سے قبل یہ جاننا ضروری ہے کہ:

جس زمانہ میں ستاروں، کہکشاؤں اور دیگر کروں کے بارے میں بشر کی معلومات، خصوصاً تمدن سے دور سرزمین حجاز کے باشندوں کی معلومات کم تھیں اس زمانہ میں قرآن نے زمین و آسمان کی تخلیق کو انسانوں کی پیدائش سے اہم قرار دیا اور انسان کو اسرار آمیز عالم نجوم کے بارے میں غور کرنے کی دعوت دی۔

قرآن مجید متعدد آیتوں میں انسان کو زمین میں موجود رہنے سے رہائی بخشتا ہے اور اسے حیرت انگیز و عظیم عالم نجوم کی طرف متوجہ کرتا ہے اور لفظ "سماء" آسمان ۱۱۹ مرتبہ اور لفظ "سموات" کو ۱۹۲ مرتبہ استعمال کرتا ہے۔

ہم قرآن کے اتباع میں ایک فضائی سفر کے لئے اقدام کرتے ہیں تاکہ عالم بالا کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کرسکیں اور قدرت مند خالق کی عظمت کا سراغ لگائیں۔

اب ہم قوی دوربین (ٹیلسکوپ) کے ذریعہ آسمان کو دیکھتے ہیں تاکہ نظم و ہم آہنگی

سے آگاہ ہو جائیں جو ستاروں اور کہکشاؤں کے درمیان موجود ہے اس کے بعد ستارہ شناس دانشور کی دلچسپ باتیں سنیں گے۔

وہ کہتا ہے جب ہم کرہ زمین کی حدوں سے خارج ہو جاتے ہیں تو ایک وسیع و حسین اور حیرت انگیز عالم سے آشنا ہوتے ہیں۔ فضا کے ہر گوشہ میں تا حد نگاہ بڑا آسمان، منظم و حسین دنیا کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

ہمارے نزدیک ترین ہمسائے "سورج" سے لیکر ان ستاروں اور کہکشاؤں تک کہ جن تک پہنچنے میں کئی ملیون سال نوری درکار ہیں وہ سب کے سب حسین اور پرکیف ہیں۔

آج ستاروں اور دیگر کرّوں سے انسان کی آگہی کو کئی ہزار سال ہو گئے اور ماضی قریب میں انسان نے ایک محدود فضائی سفر میں چاند کا سفر کر لیا ہے لیکن ابھی اس عظیم آسمان کے بارے میں انسان کی معلومات بہت کم ہیں۔

ایک ناقص مثال کی صورت میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں:

اگر ہم دنیا کو خشکی کے بڑے ایک براعظم سے تشبیہ دیں: ہم انسان، کہ جن کی تعداد اربوں ہے، ایک چھوٹے سے خاندان کی مانند ہیں جو کہ ایک چھوٹے سے گھر "زمین" میں زندگی گزار رہے ہیں۔ ہمارے اس گھر کے آس پاس کچھ اور چھوٹے بڑے گھر ہیں جنہیں شمسی نظام سے یاد کیا جاتا ہے ہمارے شہر "کہکشان راہ شیری" (MILKY WAY GALAXY) میں کئی ملیون کوچے ہیں اور ہمارے خشکی کے علاقہ — دنیا — میں کئی ملیون شہر ہیں لیکن ابھی تک ہم بعض دوسرے براعظموں کا پتہ نہیں لگا سکے ہیں۔

اس گفتگو کے بعد ہم فضا کے سفر کا آغاز کرتے ہیں، اور فضا کے بعض حصوں کی سیر کریں گے۔

۱- شمسی نظام

شمسی نظام میں سورج اور نو سیارے موجود ہیں۔ یہ سیارے عبارت ہیں: عطارد، زہرہ، زمین، مریخ، مشتری، زحل، یورانس، نیپچون، پلوٹو۔ ان تمام سیاروں کا حجم سورج کی نسبت ایک فیصد ہے اور ان کا ابعد بھی متغیر ہے۔ ان میں سب سے چھوٹا یعنی عطارد زمین سے ۰٫۰۶ (۶/۱۰۰ حصے) اور سب سے بڑا یعنی مشتری زمین سے ۳۱۹ گنا ہے۔ مشتری میں دوسرے تمام سیارے سما سکتے ہیں۔ اس کا حجم بھی زیادہ ہے۔ زمین کو مشتری کے ہم وزن بنانے کے لیے تین سو گنا کی ضرورت ہے۔ شمسی نظام کا بعید ترین سیارہ پلوٹو ہے۔ یہ سیارہ بہت دور ہے اور سورج سے تقریباً ۶ ارب کلومیٹر دور واقع ہے۔

شمسی نظام میں اور بھی ستارے ہیں۔ ان میں اہم ترین دم دار، شہابیے اور چھوٹے سیارے ہیں۔ ان ستاروں میں سے ہر ایک قابل مطالعہ ہے اس کے لیے علم نجوم کی آغاز کا مطالعہ کیا جاتا تھا۔

سورج اپنے شمسی نظام کے ساتھ ہماری کہکشاں میں معمولی حیثیت کا مالک ہے۔ یہ نظام کہکشاں راہ شیری کے کنارے پر اس کے مرکز سے ۳۰۰۰۰ سال نوری کی دوری پر واقع ہے۔ باوجودیکہ سورج اور اس کا نظام ۲۶۰ کلومیٹر فی سیکنڈ کی رفتار سے چلتا ہے اور بائیس کروڑ چالیس لاکھ (۲۲۴۰۰۰۰۰۰) سال نوری میں کہکشاں کا ایک چکر پورا کرتا ہے۔

۲۔ کہکشائیں

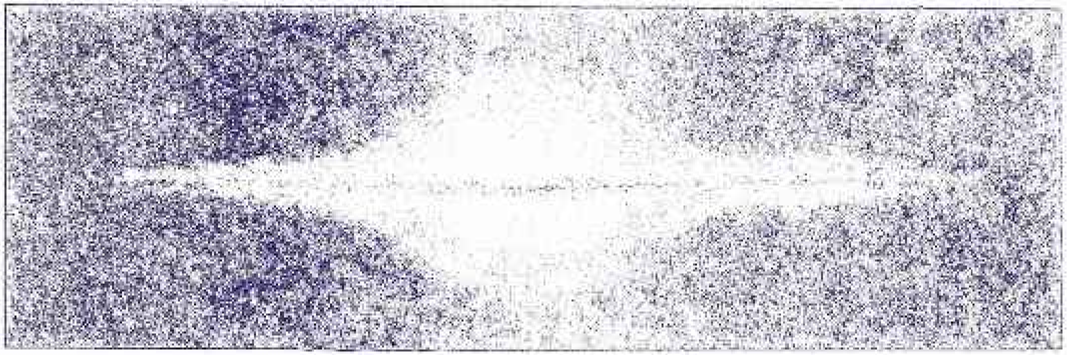

جہاں ہم زندگی گزارتے ہیں اسے کہکشاں شیری کہتے ہیں۔ سورج ان دو سو ارب ۲۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰ ستاروں میں سے ایک ہے جو کہ اس کہکشاں کے کنارے پر واقع ہیں اور بیس کروڑ سال کے بعد اس کے مرکز کا ایک چکر پورا کرتا ہے۔
کہکشائیں عظیم مجموعوں میں واقع ہیں، ان میں سے بعض ہماری کہکشاں کے مجموعے ہی میں واقع ہیں اور یہ ہم سے ۶۵ کروڑ سال نوری کی دوری پر واقع ہے، نیز سیکڑوں کہکشاؤں پر مشتمل ہے۔ ان مجموعوں میں سے بعض کو ہم بغیر کسی آلہ کے دیکھ سکتے ہیں،

جیسے کم روشنی والے ستاروں کو ہم دیکھتے ہیں۔ جبکہ نئی تحقیقات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ہم نے جو کچھ دیکھا ہے وہ کئی ہزار بلین ستاروں کا مجموعہ ہے جو کہ سورج سے بھی بڑا ہے۔

جدید رصدگاہوں سے یہ معلوم ہوا ہے کہ صرف ۱۵ فیصد قابل دید رؤیت کائنات میں ۲ کروڑ کہکشانیں مختلف مجموعوں میں موجود ہیں!! ان کہکشانوں میں سے ہر ایک، ہماری کہکشاں کی مانند ایسی شعاعوں کی حامل ہے جو کہ تقریباً ۸۰،۰۰۰ نوری سال پر محیط ہے یعنی جو نور ہماری کہکشاں سے ہمیں دکھائی دیتا ہے وہ تقریباً ۸۰ ہزار یا ایک لاکھ سال قبل چلا تھا اور فی سیکنڈ ۳ لاکھ کلومیٹر کی رفتار سے مسافت طے کر رہا ہے وہ آج ہماری آنکھوں تک پہنچا ہے!

دلچسپ بات یہ ہے کہ تمام کہکشانیں حیرت انگیز تیزی کے ساتھ ایک دوسرے سے دور ہو رہی ہیں۔ جس قدر فاصلہ زیادہ ہوتا ہے اسی تناسب سے ان کی سرعت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

اس کیفیت کو ہم غبارے کے ان دھبوں سے تشبیہ دے سکتے ہیں جو کہ ہوا بھرنے سے پھیل جاتے ہیں۔ مثلاً کہکشاں سنبلہ (جس کو ہم کم روشنی والے چند ستاروں کی شکل میں دیکھتے ہیں) اور بنات النعش (جو کہ قطب شمالی کی طرف سات ستارے نظر آتے ہیں) اور کہکشاں شجاع تقریباً ۱۲۰۰، ۱۵۰۰۰ اور ۶۱۰۰۰ کلومیٹر فی سکنڈ کی رفتار سے دور ہوتے ہیں۔

بنات النعش کا تقریباً ہم سے ایک ارب نوری سال کا فاصلہ ہے یعنی جس نور کو ہم اس وقت دیکھ رہے ہیں وہ ایک ارب سال قبل چلا تھا اور اس کے سفر کے وقت انسان اور زمین کے بہت سے موجودات وجود میں نہیں آئے تھے۔

لہ ایک نوری سال ایک مسافت ہے جس کو نور ایک سال میں طے کرتا ہے تقریباً ۹/۴۹ ٹریلین کلومیٹر ہے

ہماری کہکشاں یعنی کہکشان راہ شیری نسبتاً بڑی کہکشانوں کا ایک حصہ ہے۔ کہکشاں کے اس کنارے سے اس کنارے تک ایک لاکھ نوری سال کا فاصلہ ہے، اس فاصلہ کی مقدار جاننے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ روشنی فی سیکنڈ ۷½ بار زمین کے چاروں طرف گردش کر سکتی ہے لیکن کہکشاں کے قطر کی مسافت طے کرنے میں لاکھوں سال کا زمانہ لگتا ہے۔

ہماری کہکشاں کے نزدیک کچھ دوسری کہکشانیں بھی موجود ہیں۔ ان میں سے ایک "اصواۃ المسلسلہ" ہے۔ یہ ہم سے ۲۳ لاکھ نوری سال کے فاصلہ پر ہے اس کے باوجود ہمارے ہمسایوں میں شمار ہوتی ہے۔ یہ کہکشاں، راہ شیری سے بڑی ہے اور اس میں تقریباً تین ارب ستارے موجود ہیں۔

ہم اور ہمارے آس پاس کی کہکشائیں ایک مجموعہ کو تشکیل دیتے ہیں، ہمارے اس مجموعہ کی مثال ایک چھوٹے خوشہ کی سی ہے جو کہ ۲۶ کہکشانوں سے تشکیل پایا ہے۔ کائنات میں بڑی کہکشانوں کے خوشے بھی موجود ہیں۔ سنبلہ کی فلکی صورت میں بعض کچھ خوشے دیکھے گئے ہیں جو کہ ۲۵۰۰ کہکشانوں پر مشتمل ہیں اور نئی تحقیق سے ایک بہت بڑے خوشے کا انکشاف ہوا ہے جس میں ۲۵ ہزار کہکشانیں ہیں!!!

بیضوی شکل کی غول پیکر کہکشانوں میں دس ہزار ارب ستارے موجود ہیں اور ہر ایک کہکشاں کے خوشے میں سیکڑوں غول پیکر کہکشانیں موجود ہیں۔

ماہرین فلکیات کے اندازے کے مطابق کل ستاروں کی تعداد درج ذیل ہے:

۱ ....

کہکشانوں کے مرکز میں شاید کچھ تنگ و تاریک جگہیں ہیں کہ ان کے جرم کی تعداد دسیوں لاکھ ستاروں کے برابر ہے۔

واضح رہے کہ ابھی تک ہم نے جو بعید ترین کہکشانیں دیکھی ہیں (۱۹۸۸ء میں) ہم سے ۱۷ ارب نوری سالوں کے فاصلہ پر واقع ہیں۔ اس کے معنیٰ یہ ہوئے کہ جو نور آج ہم ان کہکشانوں کا دیکھ رہے ہیں وہ شمسی نظام ۱۷ ارب سال پہلے بہ الفاظ دیگر وہ نظام شمسی کی تخلیق سے تقریباً دس ارب سال قبل چلا تھا۔

نجوم کی ادوار سے اچھی طرح سے واقف ہونے کیلئے یہ جاننا ضروری ہے کہ :

دن رات میں ۸۶۴۰۰ سیکنڈ ہوتے ہیں۔

دس لاکھ سیکنڈ کے ۱۱ دن ہوتے ہیں۔

ایک ارب سیکنڈ کے تقریباً ۳۱ سال ہوتے ہیں۔

ایک ہزار ارب سیکنڈ کی تین سو صدیاں ہوتی ہیں۔ تین سو صدی قبل ہمارے بزرگ غاروں میں زندگی گزارتے تھے۔

ہمارے نجوم کے یونٹ میں سیکنڈ و سال نہیں ہیں بلکہ اس کے لیے نوری سال استعمال ہوتا ہے

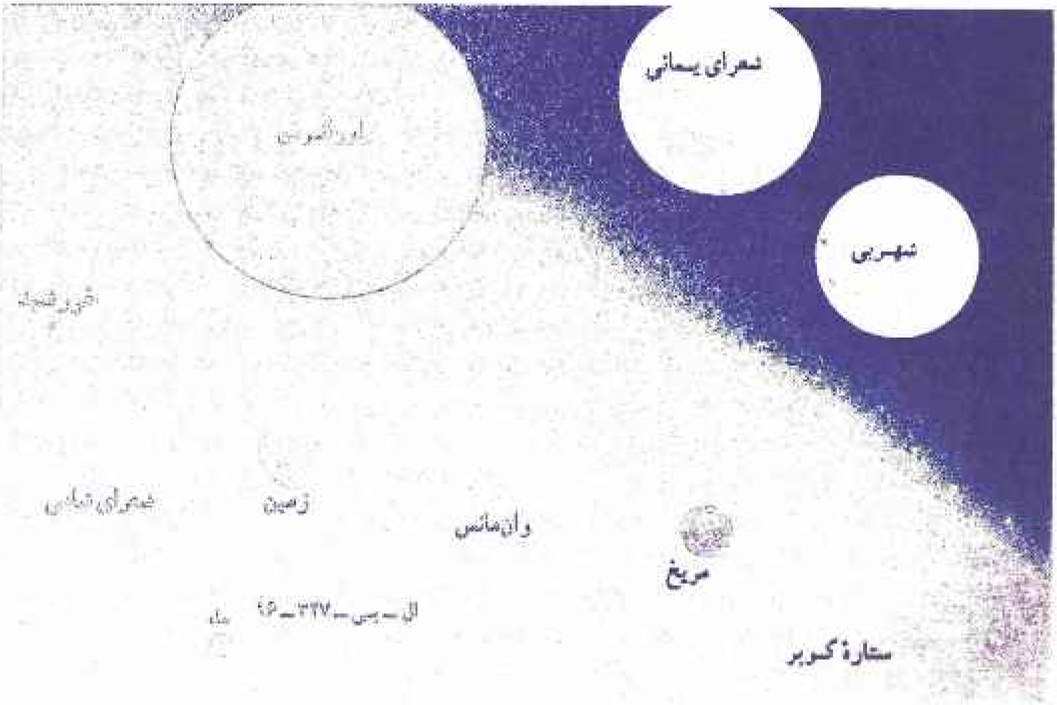

ہمارے نزدیک ترین ستارے

ہم جانتے ہیں کہ ادوار یعنی سطح زمین اور چھوٹے سے نظام شمسی ستارے مختلف ابعاد

ایک ایٹم، مرکز اور اس کے گرد گھومنے والے الیکٹرونوں سے مل کر بنتا ہے۔ الیکٹرون مرکز کے اطراف میں مختلف تہوں میں سجے ہوئے ہیں، اور ان تہوں کو الیکٹرونک تہ کہتے ہیں جب دو یا کئی ایٹموں میں ارتباط ہوتا ہے تو واضح ہے کہ ان مختلف ایٹموں کے الیکٹرونوں کی آخری ترین سطح ایک دوسرے سے ملتی ہیں۔

زمین میں اتنی زیادہ کشش نہیں ہے کہ وہ الیکٹرون کی تہ کی ڈھالوں کو توڑ دے لیکن بعض ستاروں میں جیسے سورج کہ اس کا حجم زمین کے حجم سے کئی لاکھ گنا ہے اور اس کی کشش بھی زمین سے کہیں زیادہ ہے لہٰذا دونوں کی کیفیت بھی مختلف ہے۔

ایک ستارے کے مرکز میں الیکٹرون کی تہیں پاش پاش ہو جاتی ہیں، اس صورت میں الیکٹرون مرکز کے چاروں طرف گردش نہیں کرتے۔ نتیجہ میں مراکز آزادانہ طور پر ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور انرجی پیدا کرتے ہیں۔ اس صورت میں اتنی زیادہ انرجی پیدا ہوگی کہ ستارے کے مرکز کا درجہ حرارت کئی ملین (دسیوں لاکھ) درجہ اوپر چلا جاتا ہے۔ یہ ردعمل اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک ستارے کے مرکز کا ایندھن باقی رہتا ہے۔

اس طرح ایک بہت وسیع و منبسط ستارہ، کہ جس کو اس صورت میں غول سرخ کہا جاتا ہے، اس طرح سکڑ جاتا ہے کہ ایک چھوٹے سے سفید ستارے کی صورت میں بدل جاتا ہے۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ ان ستاروں کا جسم بہت ہی سکڑا ہوا ہے۔ چنانچہ اگر ہم وہاں سے ایک گلاس کے برابر کوئی ٹکڑا اٹھالائیں تو اس کا وزن ۳۲۰۰ کلو گرام ہو جائے گا۔!!!

صرف ہماری کہکشاں میں دو سو ارب ستارے موجود ہیں۔ ان میں سے تین ارب چھوٹے سفید ستارے ہیں، ہمارا سورج بھی پچاس لاکھ سال بعد ایک چھوٹے سفید ستارے میں تبدیل ہو جائے گا۔

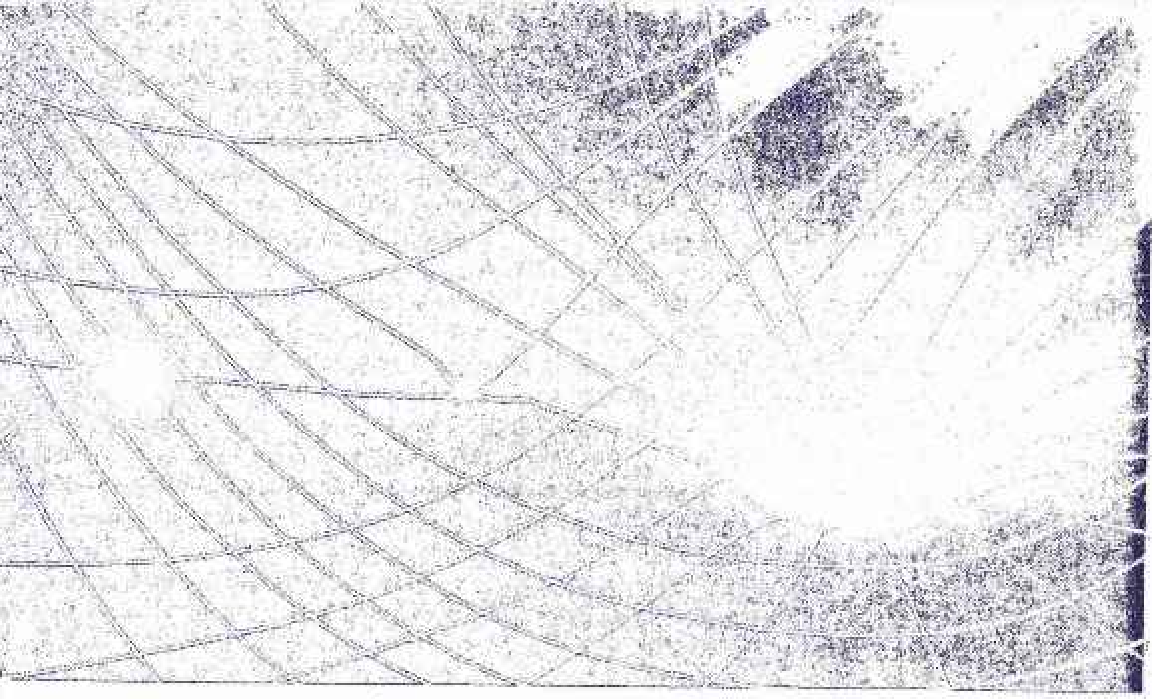

بائیں سے دائیں طرف، سورج، ایک نیوٹرون ستارہ اور ایک تاریک گرداب ہے۔

۴۔ نیوٹرون ستارے

اگر ایک چھوٹے سفید ستارے کا ماس سورج کے ۱.۴ ہوتا تو وہ سکڑ جاتا۔ اس سکڑنے میں اتنی شدت ہوتی ہے کہ اسے "[illegible]" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

آپ جانتے ہیں کہ ایٹم کے مرکزے دو قسم کے ذرات، پروٹون اور نیوٹرون، سے بنے ہیں اور اس چھوٹے سفید ستارے "[illegible]" میں الیکٹرون، پروٹون سے مرکب ہو سکتے ہیں اور "نیوٹرون ستارہ" تشکیل پاتا ہے۔ چونکہ نیوٹرون، ایٹموں سے بہت ہی زیادہ چھوٹے ہوتے ہیں اس لئے نیوٹرون ستارہ بہت چھوٹا ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر جبکہ سورج کا قطر ۱۴۰۰۰۰۰ کلو میٹر ہے۔

اگر ہمارا سورج ایک نیوٹرون ستارے میں تبدیل ہوتا ہے تو اس کا قطر تقریباً ۶ کلومیٹر ہو جائے گا جبکہ اس کے وزن میں کوئی کمی واقع نہ ہوگی۔ ان ستاروں کی سطح کا درجہ حرارت تقریباً ایک کروڑ ڈگری ہے! ان چھوٹے سفید ستاروں کا حجم بھی بہت محدود ہوتا ہے۔ مثلاً اگر ہم ان ستاروں کے جسم میں سے ایک گلاس کے برابر ایک ٹکڑا زمین پر لے آئیں تو اس کا وزن ۰۰ ۵/۳۳۶ ملین ٹن ہو جائے گا۔

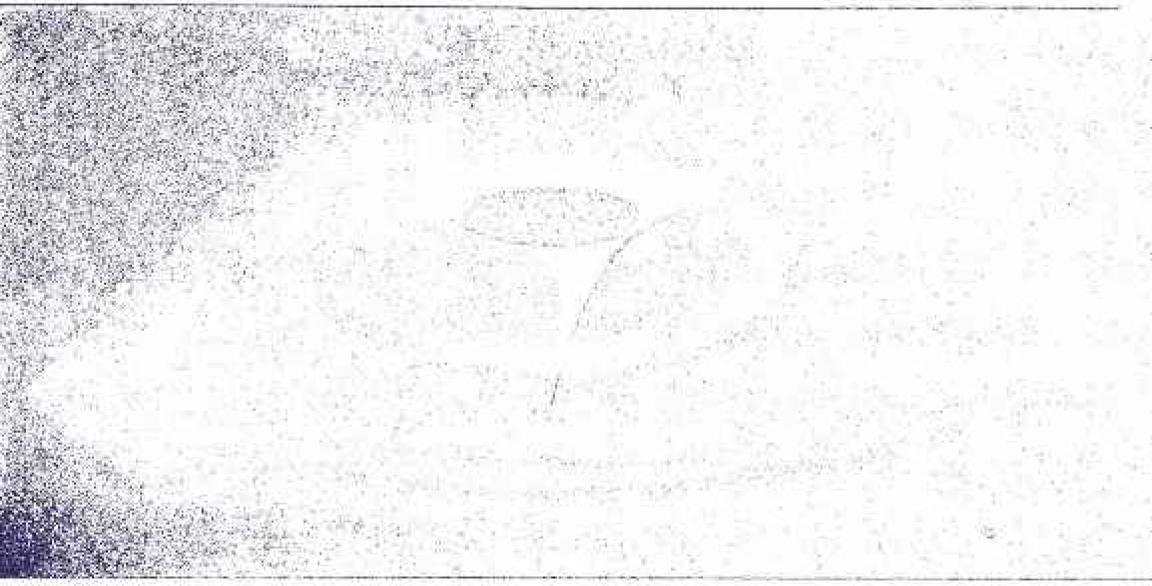

سیاہ گرداب

خیال کیا جاتا ہے کہ ہماری کہکشاں میں ایک دوسرے کے اوپر ۱۰۰۰۰۰ نیوٹرون ستارے موجود ہیں۔ اگر شکست و ریخت کے بعد ایک جرمِ فلکی کا حجم ۳/۲ سے زیادہ سورج کے حجم کے برابر ہوگا تو نیوٹرون بھی سکڑ جائیں گے اور ان شکست و ریخت کا سلسلہ جاری رہے گا۔ اس صورت میں اس گلاس برابر ٹکڑے کا وزن بڑھتا چلا جاتا ہے اور اس صورت میں ستارے کی کشش اتنی زیادہ ہو جاتی ہے کہ وہ نور کو بھی اپنی طرف کھینچنے لگتا

ہے۔ اور اگر کسی ستارے کا نور اس کے قریب سے گزرتا ہے تو یہ نور سیاہ بھنور میں گم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر کسی دوسرے ستارے کا اس کے قریب سے گزر ہوتا ہے تو وہ ستارہ بھی سیاہ بھنور کی بھینٹ چڑھ جاتا ہے اور اس کا حجم سیاہ بھنور کے حجم میں اضافہ ہوتا ہے۔
اندازہ لگایا جاتا ہے کہ ہر کہکشاں نوری سال میں ۲۰۰ سیاہ گڑھے ابتدائے آفرینش ہی سے موجود ہیں۔
فرض کریں آپ مختلف ستاروں کے مواد چند چمچے نکالیں تو بشرح ذیل پر کر سکتے ہیں:

ایک پیالی میں ۶۰۰۰۰۰/۱ گرام سرخ مواد
اور دوسرے میں سورج کی مثل ایک ستارہ کا ۳۳۳/۰ کلو گرام مواد
تیسرے میں ۴۳/۲ ملین کلو گرام ایک چھوٹے سفید ستارے کا مواد
چوتھے میں ایک نیوٹرون ستارے کا ۳۳۱۰ کھرب کلو گرام مواد

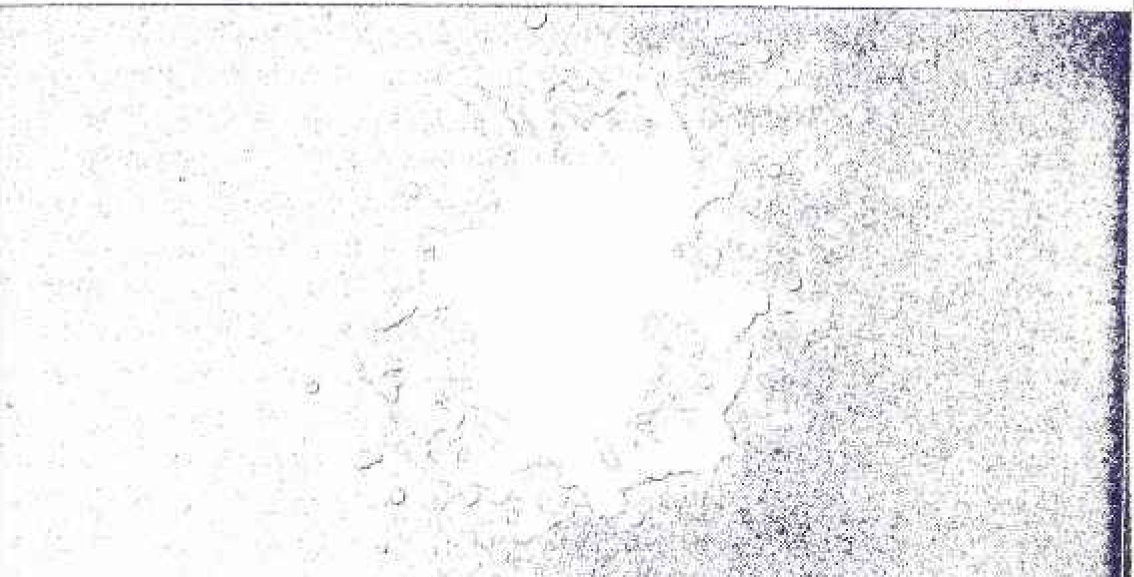

۱ فضا کی وہ مقدار جس کی لمبائی، چوڑائی اور بلندی ہر ایک باندازِ ایک سال نوری کا ہو

زمین کا جہاں سے موازنہ

شمسی نظام کے جو سیارات اب تک دریافت ہوئے ہیں وہ ۱۱ ارب کلو میٹر قطر کی مساحت میں سورج کے چاروں طرف گھوم رہے ہیں۔
یہ مقدار لگ بھگ ۱/۱۰۰۰ نوری سال کے برابر ہے۔ نزدیک ترین ستارہ ہم سے چار سال دو ماہ نوری کے فاصلہ پر واقع ہے۔
کہکشاں راہ شیری کا دور ترین ستارہ ہم سے ایک لاکھ نوری سال کے فاصلے پر ہے۔
امراۃ المسلسلہ نام کی کہکشاں ہم سے دو کروڑ نوری سال کے فاصلہ سے بھی زیادہ دور واقع ہے لیکن یہ دیوار سے دیوار ملا ہمارا ہمسایہ ہے۔
بعید ترین ستارہ ہم سے ۱۲ ارب نوری سال کے فاصلہ پر واقع ہے۔
بعید ترین کہکشاں جو (۱۹۸۸ میں) دریافت ہوئی ہے ہم سے ۱۷ ارب نوری سال کی دوری پر واقع ہے۔
سارے جہاں میں تقریباً سو ارب کہکشائیں موجود ہیں اور ہر کہکشاں میں تقریباً سو ارب ستارے موجود ہیں۔

تخمینے

اگر سورج ایک فٹ بال کی گیند کے برابر ہوتا تو:
زمین ایک گرد کی صورت میں ۱/۴ سنٹی میٹر سے بھی کم قطر والی ایک کنکری کے مانند گیند سے ۲۴ میٹر کی دوری پر ہوتی۔
اور مشتری ۲/۲ سنٹی میٹر والی ایک گیند سے کچھ بڑا ہوتا۔
اور پلوٹون زمین سے چھوٹا ریت کا گولہ ہوتا جو کہ فٹ بال سے ۸۰۰ میٹر کی دوری پر واقع ہوتا۔
اور ہم سے نزدیک ترین ستارہ فٹ بال سے ۶/۴ کلو میٹر کے فاصلہ پر ہوتا۔

اور اگر ہمارا شمسی نظام اس قدر چھوٹا ہوتا کہ چھوٹے سے گلاس میں سما جاسکے تو اس وقت:

کہکشاں یا راہ شیری کا طول شمالی امریکہ براعظم کے برابر، چھ ہزار کلومیٹر، ہوتا۔

اور اگر کہکشاں یا راہ شیری ایک ۳۰ سنٹی میٹر قطر والی پلیٹ کے برابر ہوتی تو:

’’اندرومیڈا کہکشاں‘‘ کہ جس کی دیوار ہماری دیوار سے ملی ہوئی ہے وہ کہکشاں یا راہ شیری سے ۲ میٹر فاصلہ پر واقع ہوتی۔

اور بعید ترین کوازار اس پلیٹ سے ۵۱ کلومیٹر دور ہوتا۔

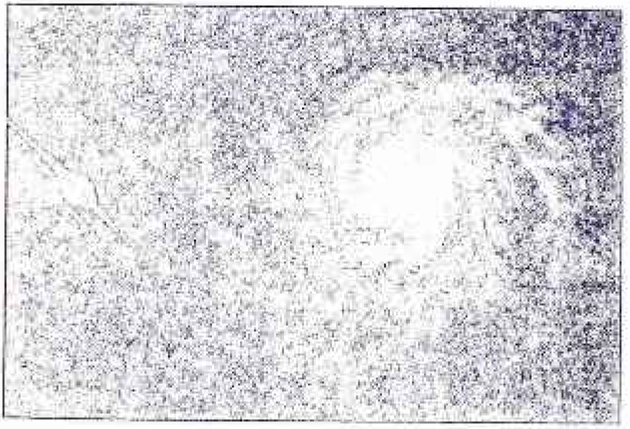

کہکشاں یا راہ شیری کا منظر

○ ○ ○

اس کتاب میں درج ذیل کتابوں سے مواد لیا گیا ہے:

کیہان ایزاک آسیموف
بہ سوی بیکرانہ دوم شدہ
تولد و مرگ ستارگان
فیزیک اخترفیزیک و نجوم ۔ برگ
تاریخچہ زمان ۔ ہاوکینگ

سیارہ ما
اخترہا و سیارہ ہا
راہ شیری و سائر کہکشان ہا
انفجار بزرگ، نجوم و مقالات
انسان و جہان ۔ واینبرگ

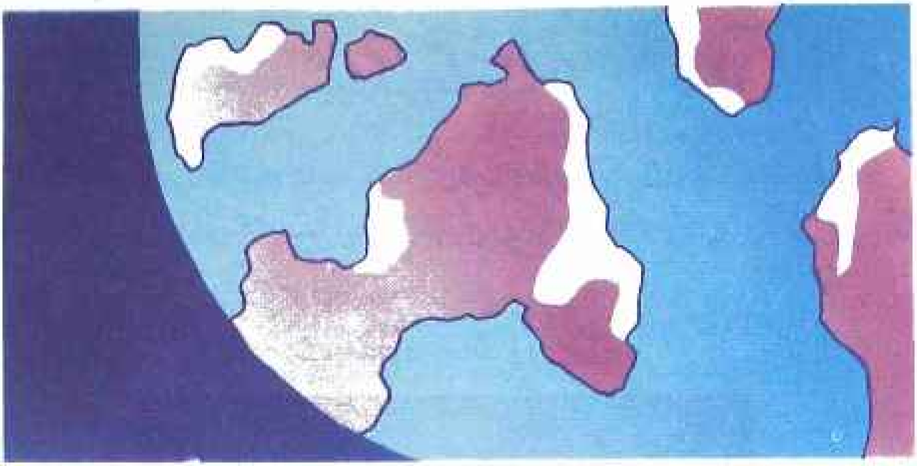

اب ہم آپ کے ساتھ زمین کے چاروں طرف ایک علمی سفر کا آغاز کرتے ہیں۔
تاکہ ان دقتوں سے اچھی طرح واقف ہو سکیں جو کہ زمین کی خلقت میں بروئے کار لائی گئی ہیں۔ ہم شعبہ زمین شناسی کے استاد سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ اس سلسلے میں ہمیں اپنی علمی تحقیقات سے مستفید کریں۔

زمین شناس دانشور کہتا ہے:

فضائی سفینہ، جو ہمیں ایک مہربان ماں کی طرح اپنی آغوش میں لئے ہوئے، نے مناسب ہوا، خوش گوار پانی اور خاک جو کہ سارے نباتات کو پرورش کرتی ہے اور بے پناہ معادن وغیرہ۔ غرض ہماری زندگی کی ساری ضرورتوں کی چیزوں کو فراہم کر دیا ہے۔
کرۂ زمین، اس وزن اور غیر مرئی ستونوں کے ساتھ فضا کے قلب میں تیزی کے ساتھ چل رہا ہے یہ چھوٹا سا سیارہ سورج سے ۱۵۰ ملین کلومیٹر دور واقع ہے۔ اس کا قطر تقریباً ۱۲،۷۴۰ کلومیٹر دور واقع ایک ہزار ارب مربع کلومیٹر ہے اور مساحت ۵۰۰ ملین مربع کلومیٹر ہے اور وزن تقریباً ۶۶۰۰ بلین بلین ٹن ہے۔ اس قوت جاذبہ کے باوجود فضا میں ٹھہرا ہوا ہے۔

انسان آج اس بات پر فخر کرتا ہے کہ اس نے آسمانوں میں اڑنے والا جہاز بنا لیا ہے لیکن ترقی یافتہ ہوائی جہازوں کا ہرگز اس عظیم فضائی سفینہ سے موازنہ نہیں کیا جاسکتا کہ جو تمام انسانوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتا ہے۔

ہوائی جہاز میں صرف ایک قسم کی حرکت ہے جبکہ زمین میں ۱۴ قسم کی حرکتیں ہیں۔

ہوائی جہاز میں سیکڑوں کی تعداد میں لوگ سوار ہوتے ہیں جبکہ کرۂ زمین اربوں انسانوں کو اٹھائے ہوئے ہے۔

ہوائی جہاز ایک گھنٹے میں سیکڑوں میل کی رفتار سے اڑتا ہے جبکہ زمین کی وضعی حرکت فی گھنٹہ ۱۶۷۰ کلو میٹر ہے اور سورج کے ساتھ اس کی تبعی حرکت فی گھنٹہ ۷۰۰۰۰ کلو میٹر ہے اور اس کی انتقالی حرکت فی گھنٹہ ۱۰۷۲۸۰ کلو میٹر ہے۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ ہمارا یہ سفینہ ان تمام حرکتوں کے باوجود ایک آرام دہ گہوارہ کی طرح ہے اس میں لرزش نہیں ہے۔ جس زمانے میں لوگ زمین کو ایک صاف سطح اور بے حرکت تصور کرتے تھے اس زمانے میں قرآن نے زمین کے متحرک ہونے کی طرف اشارہ کیا تھا اور فرمایا تھا:

أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ مِهَاداً

کیا خدا نے زمین کو تمہارے لئے آرام دہ گہوارہ کی طرح قرار نہیں دیا ؟

زمین کے اندر آتشیں مواد بالاترین درجہ حرارت کے ساتھ موجود ہے، اگر بھاری پہاڑ نہ ہوتے تو اس کرۂ خاکی کو سکون میسر نہ ہوتا اور ہم جانداروں کا زندہ رہنا ممکن نہ ہوتا۔

قرآن مجید نے پہاڑوں کے اس عظیم اثر کی طرف اشارہ کیا ہے، ارشاد ہے:

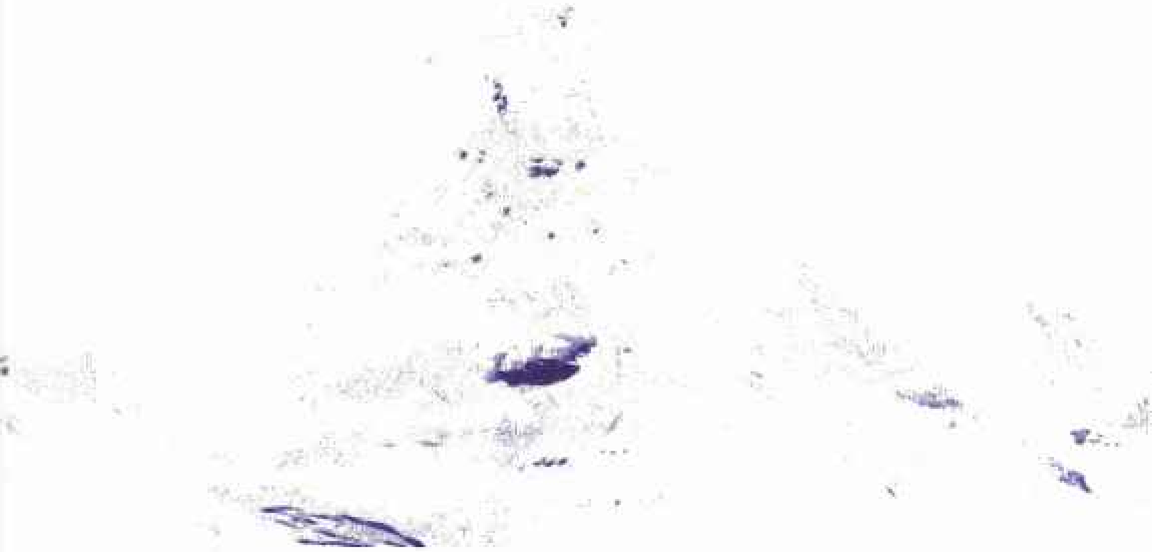

وَالْجِبَالَ اَوْتَادًا:

کیا خدا نے زمین کے لئے پہاڑوں کو میخ قرار نہیں دیا؟

خدا نے بشر کی ضرورت کی چیزیں، مٹی کا تیل، گیس، دھات اور پانی وغیرہ کو زمین ہی کے اندر قرار دیا ہے تاکہ انسان اس نعمتوں والے خزانے سے فائدہ اٹھا سکے۔

کرۂ زمین کی عظمت و زیبائی کے بارے میں بال سے زیادہ باریک ایسے سیکڑوں نکتے موجود ہیں کہ جن کے بیان کے لئے وسیع تحقیقات اور ہزاروں کتابوں کی تالیف کی ضرورت ہے

لفظ زمین ـــ ارض ـــ قرآن مجید میں ۴۹۲ مرتبہ استعمال ہوا ہے اور خدا نے ہمیں بارہا زمین کے بارے میں غور کرنے کی دعوت دی ہے اور اس کو خالق کی نشانی قرار دیا ہے۔

☆ ☆ ☆

ہم انھیں مختصر باتوں پر اکتفا کرتے ہیں امید ہے کہ محترم قارئین زمین و آسمان کی خلقت کے بارے میں اس سے زیادہ غور و فکر کریں گے اور خدا شناسی کا سبق حاصل کریں گے۔

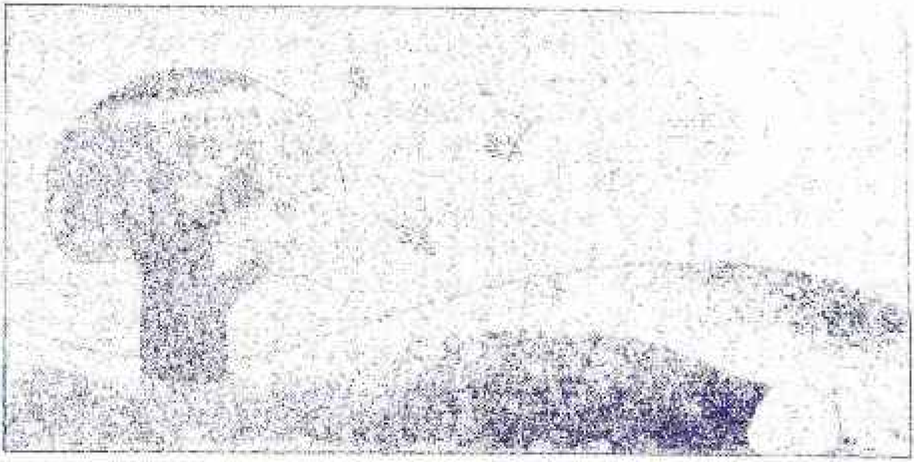

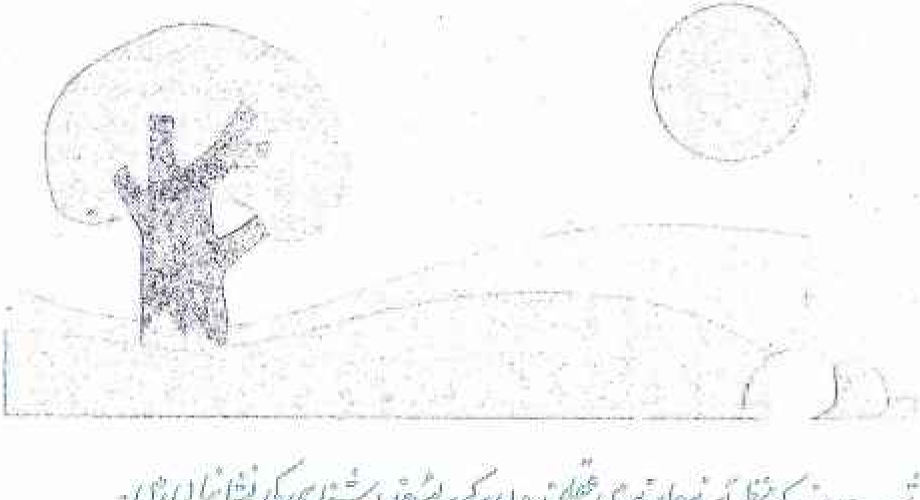

شب و روز کے نظام اسے جانتے ہیں عقلمندوں کے لیے خدا شناسی کی نشانیاں ہیں۔

معلومات

قدرت مند خالق نے زمین اور چاند، سورج کی گردش کو اس اندازہ پر رکھا ہے کہ جس سے انسان اور دوسرے موجودات بھی سورج کی گرمی اور نور سے زندگی میں حرارت پیدا کریں اور چاند کی ٹھنڈی روشنی میں استراحت کریں۔

اسی سلسلے میں چند نکات کی طرف توجہ فرمائیں:

۱- ہم جانتے ہیں کہ زمین کے مختلف علاقوں کے شب و روز میں اختلاف ہے۔ خط استوی پر ہمیشہ دن بھی بارہ گھنٹے اور رات بھی بارہ گھنٹے کی ہوتی ہے لیکن قطبی علاقوں میں چھ مہینے رات اور چھ مہینے دن ہوتا ہے۔

لیکن دلچسپ بات یہ ہے کہ ان تمام اختلافات کے باوجود روئے زمین کے تمام خطوں میں بارہ مہینے ایک ہی موسم رہتا ہے اور موجودات سورج کے نور سے ایک ہی انداز سے استفادہ کرتے ہیں۔

۲- گرمی کے زمانہ میں دن کے بڑے ہوتے اور سورج کی عمودی دھوپ کی وجہ سے میوے اور اناج پکتا ہے، لیکن سردی میں دن کے چھوٹے ہوتے اور سورج کی عمودی دھوپ کی وجہ سے نباتات کی نشو و نما مدھم پڑ جاتی ہے اور نتیجہ میں گرمی اور سردی کے موسم میں رات دن کے آنے جانے میں نباتات کی زندگی مکمل طور پر ہم آہنگ رہتی ہے۔

۳- رات دن کی گردش کا سسٹم مکمل طور پر انسان اور دوسرے حیوانات کے بدن سے کامل طور پر ہم آہنگ ہے۔

انسان بیداری اور تحرک کے لئے دن کی روشنی کے محتاج ہیں اسی طرح آرام کے لئے رات کی تاریکی کے محتاج ہیں [1]

[1] منقول از پیام قرآن، مولفہ، آیت اللہ ناصر مکارم ج ۲ ص ۲۱۴ کچھ تصرف کے ساتھ

نجوم کے بعض وہ مظاہر جن کے نام قرآن میں بیان ہوئے ہیں

النّجم: ستارہ

شہاب: آسمانی پتھر

فلَق: صبح کا وقت

غروب: سورج ڈوبنے کا وقت

عسعس: اندھیری رات

الشّمس: سورج

طلوع: سورج کا نکلنا

القمر: چاند

الشّعریٰ: مریخ کا نام

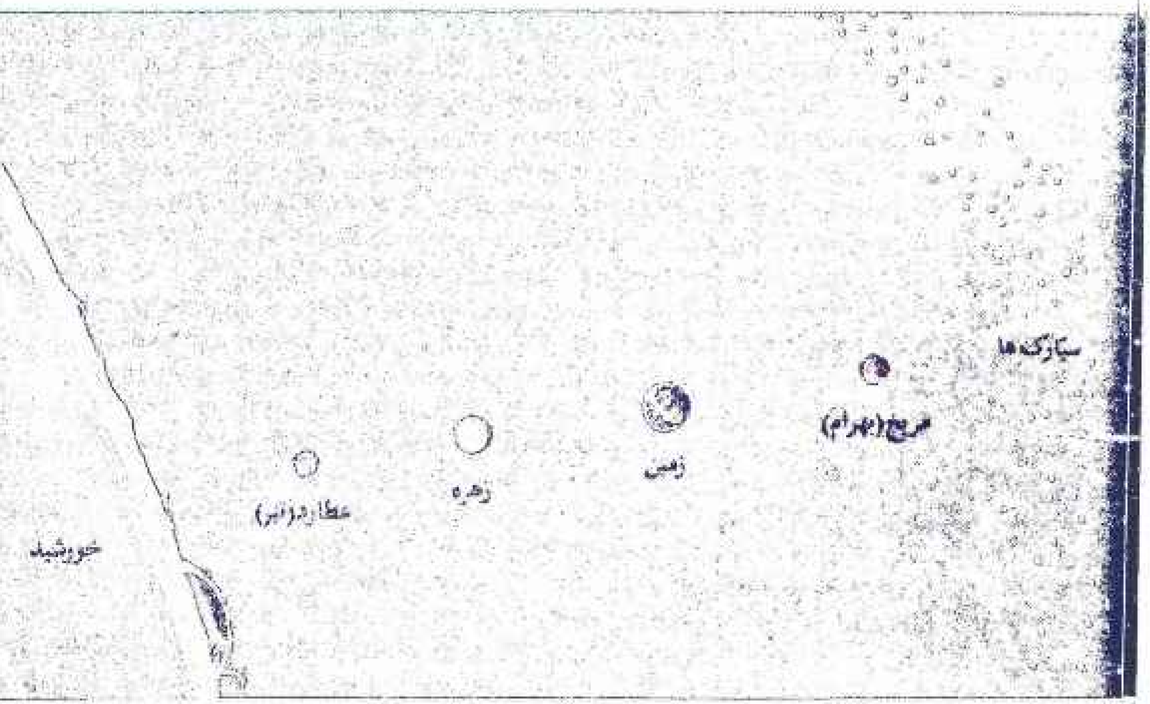

قرآنی سوالات

جو لوگ قدرت مند خالق پر ایمان نہیں رکھتے ہیں ان کا خیال ہے کہ یہ کائنات خود بخود وجود میں آگئی ہے اور اپنے مستقبل میں اس کا کوئی مقصد نہیں ہے۔

ہمیں ان سے یہ سوال کرنا چاہئے کہ ایک خوبصورت و عظیم محل بیابان میں کسی انجینئر و معمار کے بغیر اتفاقی طور پر کیسے بن سکتا ہے؟ اور کیا یہ تصور کیا جا سکتا ہے کہ ایک شخص چند گھنٹوں کے آرام کی خاطر بیابان میں ایک بہترین عمارت بنائے۔

ہمارا اعتقاد ہے کہ اس منظم کائنات کو عالم و قادر خالق نے پیدا کیا ہے اور آسمانوں کی زیبائی اور انسان کی تخلیق کا مقصد فقط چند روزہ زندگی نہیں ہے۔

اسی مفہوم کی طرف قرآن مجید کی ایک آیت اشارہ کر رہی ہے۔

اس آیت کے کلمات کو ملا کر لکھئے اور آیت نمبر کے ساتھ ترجمہ لکھئے اور بتایئے کہ یہ کس سورہ کی آیت ہے؟

یہ آیت اکیسویں سورے میں ۵۰ سے ۶۰ آیتوں کے درمیان ہے اور چوالیسویں سورے کی ۳۰ سے ۴۰ ویں آیت کے درمیان ہے۔

• • •

معمّا

اس سورے کا نام بتایئے جس کا نام حضرت عیسٰی کی والدہ کے نام پر ہے؟

قرآن کے کس سورہ کا نام حضرت مریم کے والد کی قوم کے نام پر ہے؟

۱۔ لاعبین لعب سے مشتق ہے یعنی فضول کام۔

کلمات کی تنظیم

درج ذیل کلمات کو مناسب جگہ پر لکھئے۔

کلیم - روح - رسول - خلیل

● ابراهیم .... الله ● موسیٰ .... الله ● عیسیٰ .... الله ● محمد .... الله

کلمات کی تنظیم

درج ذیل حروف کی تنظیم سے چار جنتی عورتوں کے نام بنایئے:

۱ ی - ہ - خ - د - ج   ۲ ر - م - ی - م

۳ ا - ہ - ف - ط - م   ۴ ا - ہ - ی - س

کیا آپ جانتے ہیں؟

قطب نما کی ایجاد سے پہلے سمندروں اور لق و دق بیابانوں میں سفر کرنا بہت مشکل کام تھا۔ اس زمانہ میں راستہ تلاش کرنے کے لئے ایک طبیعی وسیلے سے استفادہ کیا جاتا تھا۔ وہ وسیلہ عبارت ہے ثوابت ستاروں سے گویا آپ کہیں گے کہ کالے کپڑے میں ہیرے، جواہرات ٹانک دیئے گئے ہیں۔

ستاروں کا ہر گروہ مسافروں کے لئے سمتوں کی راہنمائی کرتا ہے، انھیں اشکال فلکی کہتے ہیں۔

اس اہم نکتے کی طرف قرآن مجید نے اشارہ کیا ہے۔

کلمات کی تنظیم کی مدد سے اس آیت کو تلاش کیجئے اور اس آیت کا ترجمہ مع نمبر لکھئے۔

یھتدون - بالنجم - ھُمْ   راہنمائی: یہ آیت سورہ نحل ۱۰ سے ۲۰ آیتوں کے درمیان میں ہے

راہنما شناسی

گذشتہ کا خلاصہ

بہار نور کتاب کے پہلے اور دوسرے حصہ میں ہم نے پیغمبروں کی بعثت کے چار مقاصد بیان کئے تھے جو کہ عبارت ہیں:

۱۔ تعلیم و تربیت ۲۔ قیام عدل ۳۔ انسانوں کی آزادی

۴۔ تاریکی سے نجات

اب گذشتہ سے پیوستہ ملاحظہ فرمائیں

پیغمبروں کی بعثت کا مقصد

■ نیکوں پر خوشخبری دینا

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ

لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ (نساء/۱۶۵)

ہم نے رسولوں کو بشارت دینے اور ڈرانے والا بناکر بھیجا۔
تاکہ تمام انسانوں کے لئے حق کا راستہ واضح ہوجائے اور پیغمبروں کے آنے سے لوگوں پر حجّت تمام ہوجائے۔

ما نرسل: ہم نے نہیں بھیجا مرسلین: پیغمبروں کو مبشرین: بشارت دینے والے منذرین: ڈرانے والے

■ اختلاف کو ختم کرنا:

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيِّنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ

وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ (بقرہ/۲۱۳)

(فطری اعتبار سے) سارے انسان ایک قوم تھے، پھر اللہ نے بشارت دینے والے اور ڈرانے والے انبیاء بھیجے اور ان کے ساتھ برحق کتاب نازل کی تاکہ حق کے مطابق لوگوں کے اختلافات کا فیصلہ کریں۔

پیغمبروں کے خصوصیات

یہ تو ہمیں معلوم ہو چکا ہے کہ خدا نے کامل ترین اور بہترین انسانوں کو اس بات پر مامور کیا ہے کہ وہ سعادت و کمال (راہ نور) کو لوگوں تک پہونچائیں۔

خدا کے پیغمبروں کا کام لوگوں تک اس کا پیغام پہنچا دینا ہی نہیں تھا بلکہ وہ خود تمام خوبیوں اور پاکیزگی کا نمونہ تھے۔

وہ بشریت کے عظیم معلم تھے۔

قرآن کہتا ہے:

وَلَكُم فِي رَسُولُ اللهِ أُسوَة حَسَنَة (احزاب/۲۱)

پیغمبر تمہارے لئے بہترین نمونے ہیں

پیغمبروں کے بعض خصوصیات ملاحظہ فرمائیں تا کہ خدا کی مدد سے ان خصوصیات کو ہم اپنے اندر پیدا کر سکیں۔

گذشتہ بحث کا خلاصہ

بہار نور کتاب کے پہلے اور دوسرے حصہ میں ہم نے خدا کے پیغمبروں کی چار سبق آموز خصوصیات بیان کی تھیں جو کہ عبارت ہیں:

۱۔ راست گوئی
۲۔ محبت و خوش اخلاقی
۳۔ لگاؤ اور دلسوزی
۴۔ امانت داری

اب گذشتہ سے پیوستہ ملاحظہ فرمائیں

۵۔ اخلاص

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مُوسَىٰ إِنَّهُ كَانَ مُخْلَصًا وَكَانَ رَسُولًا نَبِيًّا (مریم/۵۱)

اور قرآن میں موسیٰ کا بھی تذکرہ کرو کردہ مخلص بندے رسول و نبی تھے۔

* * *

۶۔ نیکوکاری

سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ (صافات/۱۱۰)

سلام ہو ابراہیم پر کہ ہم نیکوکاروں کو ایسے ہی جزا دیتے ہیں۔

حضرت ابراہیمؑ کی گفتگو

قرآن مجید حضرت ابراہیم اور نمرود کے درمیان ہونے والی ایک گفتگو اس طرح نقل کرتا ہے :

نمرود : اے ابراہیم ! آپ کا خدا کون ہے ؟

ابراہیم : میرا خدا وہ ہے جو انسانوں کو موت و حیات دیتا ہے۔

نمرود : یہ کام تو میں بھی کر سکتا ہوں۔
میں ابھی حکم دیتا ہوں کہ قید خانہ سے دو افراد کو لایا جائے ان میں سے ایک کو قتل کر دوں گا اور دوسرے کو زندہ چھوڑ دونگا۔

ابراہیم : میرا خدا وہ ہے جو مشرق سے سورج کو طلوع کرتا ہے (کائنات کو نظم عطا کرنے والا ہے)
اگر تم میں اس کی قدرت ہو تو سورج کو کسی دوسری سمت سے نکال کر دکھاؤ !

نمرود نے عاجزی کی بنا پر خاموشی اختیار کی۔

بتائیے مذکورہ بالا عبارت کس آیت کا ترجمہ ہے اس کے ابتدائی دو کلمے لکھئے۔

راہنمائی : اس آیت کو سورہ بقرہ کی ۲۵۰ سے ۲۶۰ آیتوں کے درمیان تلاش کیا جا سکتا ہے

تفاسیر کا تعارف

اسلام کی پر افتخار تاریخ میں بہت سے علماء نے قرآن کی تفسیر کے لئے تحقیق و ریزہ کاری کی ہے۔ تفسیر یعنی قرآن کی آیات سے خدا کے مراد کو واضح کرنا۔

حضرت علیؑ اور ائمہ معصومین علیہم السلامؑ قرآن کے مفسر تھے چنانچہ علمی سلسلے ہمارے زمانے تک جاری ہے۔

قابل توجہ بات یہ ہے کہ ہر ایک مفسر نے مخصوص نقطہ نظر سے قرآن کا مطالعہ اور تحقیق کی ہے ان نظریات میں سے بعض یہ ہیں:

۱- اجتماعی : تفسیر آسان
۲- اخلاقی : روح البیان
۳- ادبی : انوار درخشان
۴- اعتقادی : اطیب البیان
۵- تاریخی : التبیان
۶- تربیتی : فی ظلال القرآن
۷- روائی : شریف لاہیجی
۸- عرفانی : کشف الاسرار
۹- عقلی : المیزان
۱۰- علمی : الجواہر فی تفسیر القرآن
۱۱- فقہی : تفسیر القرآن الکریم (شہید مصطفیٰ خمینی)
۱۲- فلسفی : تفسیر القرآن الکریم "ملا صدرا"
۱۳- کلامی : روح المعانی
۱۴- موضوعی : بیان المعانی

قرآن کے بارے میں غیروں کے نظریات

مہاتما گاندھی - قائد ہندوستان:

قرآن کے علوم کا طریقہ سیکھنے سے ہر شخص اسرار وحی کا حامل ہو جاتا ہے۔
یہ مقدس کتاب نہایت ہی سادہ انداز میں کہتی ہے: دین میں کوئی جبر و اکراہ نہیں ہے۔

•

برطانیہ کا صاحب قلم روڈ ویل:

یورپ کو یہ بات فراموش نہیں کرنا چاہیے کہ وہ قرآن محمدیؐ کا مدیون ہے کیونکہ یورپ میں علم و دانش کا آفتاب چمکانے والا قرآن ہی ہے۔

•

ڈاکٹر موریس - فرانسوی

بے شک قرآن ایک بہترین و برترین کتاب ہے کہ جس کو ازلی فن قلم اور دست ہنر نے انسان کے لئے نازل کیا ہے۔

•

ڈاکٹر کر بینہ - فرانسوی

میں نے قرآن کی ان آیتوں کا مطالعہ کیا ہے جو کہ ڈاکٹری اور طبیعی علوم سے متعلق ہیں اور انھیں بچپن سے حفظ کیا ہے، میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ یہ آیات مکمل طور پر عالمی علوم و معارف کے مطابق ہیں...

جن لوگوں کو علم و ہنر میں کچھ دسترس ہے اور قرآنی آیتوں کا اپنے حاصل کئے ہوئے علم و ہنر سے موازنہ کریں تو یقیناً وہ اسلام کے گرویدہ ہو جائیں گے۔

سرود الدّین لنا

هـر مـرز مسلمان کشور مـا
همـه جـا مـلک پـهناور مـا

اسلام چون دین جهانگیر است
همـه جـای جـهان بـوم و بـرما

از مـوج بـلا چـه زیـان دارد
کشتی وحـدت حـق لنگـر مـا

در خـطهٔ غـرب طـنین افکـن
بـانگ الله اکـبـر مـا

اقـصیٰ ای قـبیله اولیٰ مـان
وی عـضور جـدا از پـیکر مـا

بشکـیب ایـنک تـا بـازآیـد
پـیروزیهای دیگـر مـا

•••

اَلدّیـن لَـنا وَالْـحَقُّ لَـنا
وَالْـعَدْلُ لَـنا وَالْکُـلُّ لَـنا

اَلْشَـرْقُ لَـنا وَالْـغَرْبُ لَـنا
اَلْـقُدْسُ لَـنا وَالْـنَصْرُ لَـنا

اَضْـحَی الْاَسْـلامُ لَـنا دیـناً
وَجَـمیعُ الْکُـونِ لَـنا وَطَـناً

تُـوحیدُ الله لَـنا نُـورٌ
اَعْـدَدنا الُـروحَ لَـهُ سَکَـناً

الکـون یـزول ولا نـمحیٰ
فـی الدهـر صـحائف سـوددنا

بـیت فـی الارض مـعابدنا
والبـیت الاول کـعبتنا

هـو اوّل بـیت تـحفظه
بـحیاة الرّوح ویـحفظنا

عـلم الاسـلام عـلی الایـام
شـعار المـجد لامّـتنا

قـولوا السماء الکـون لقـد
طـاولنا النـجم بـرفعتنا

واذان المـسلم کـان له
فـي الغـرب صـدامن همتنا

الدّین لنا...

روض الاسـلام و دوحـته
فـی ارضک رواهـا دمـنا

یـا ارض النـور مـن الحـرمین
ویـا مـیلاد شـریعتنا

ومـحمد کـان امـیر الرکب
سـود الفـوز لنـصرتنا

ان اسـم مـحمد الهـادی
روح الامـال لنـهضتنا

الدّین لنا...

پیغمبروں کی داستانیں

قرآن مجید کی بہت سی آیتوں میں پیغمبروں کی سبق آموز زندگی ستمگروں اور گمراہوں سے ان کی جنگ اور ان کی کامیابیوں کو دلچسپ و شیرین داستانوں کے پیرایوں میں بیان کیا گیا ہے جو کہ ہر سن و سال خصوصاً جوانوں اور نوجوانوں کیلئے بیان ہوئی ہیں۔

اس مجموعہ میں خدا کے ایک پیغمبرؑ کی داستان زندگی پیش کی جا رہی ہے۔

حضرت عیسیٰ (ع) (۱)

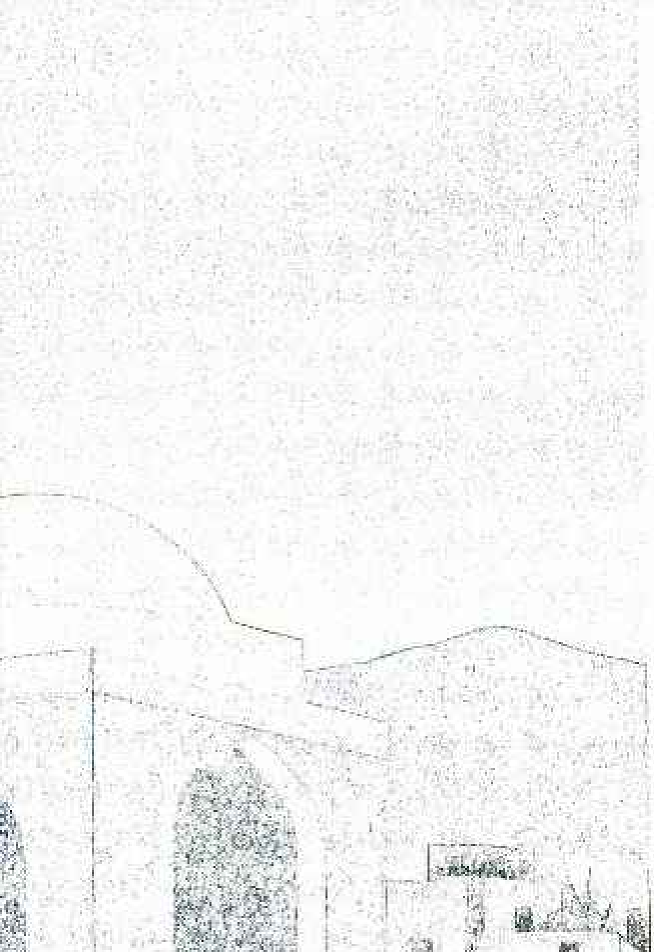

عمران، نیکوکار اور خدا پرست مرد، اپنی زوجہ کے ساتھ "ناصرہ" شہر میں رہتے تھے۔

وہ بڑھاپے کی منزل تک پہنچ گئے تھے لیکن ان کے یہاں کوئی اولاد نہیں ہوئی تھی۔ انھوں نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور خدا سے دعا کی:

ہمیں ایک بیٹا عطا فرما تا کہ ہم اسے عبادت گاہ (بیت المقدس) کا خدمت گار بنائیں۔

۱۔ قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ کا نام ۲۵ پچیس جگہ بیان ہوا ہے۔ حضرت مریم کا نام دس مرتبہ بیان ہوا ہے اور جس سورے کا نام حضرت کے نام پر ہے وہ سورۂ مریم ہے۔

خدا نے اس خاندان کو ایک
فرزند عطا کرکے خوش کردینے
کا ارادہ کیا۔

بوڑھے ماں باپ اولاد
نرینہ کی پیدائش کے منتظر
تھے تاکہ وہ عبادت گاہ کا خادم
بن سکے، لیکن خدا نے انھیں
ایک لڑکی عطا کی۔

جی ان جیسی عالم و قادر
خدا نے، انھیں بڑھاپے
اور یاس کے سن میں اولاد
عطا کی تھی وہ ان کی مصلحت
ان سے بہتر جانتا ہے تھا۔

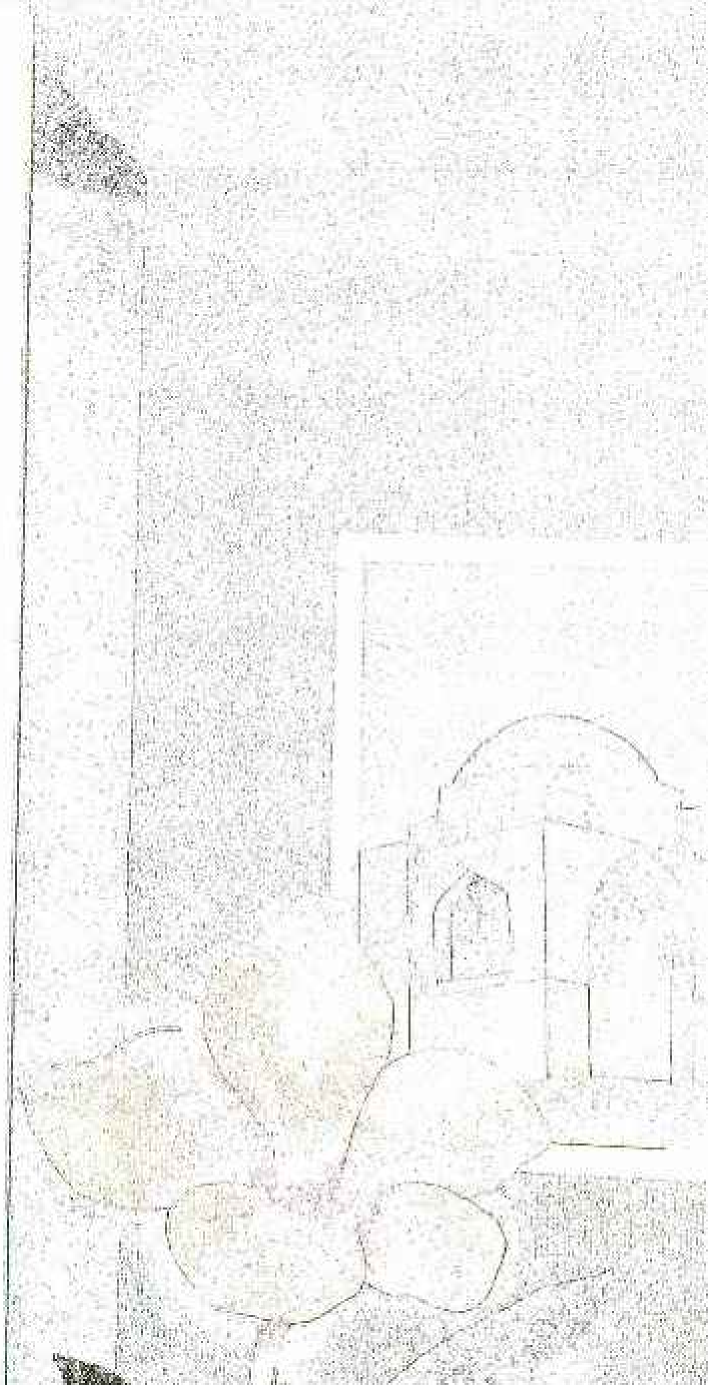

اس نوزاد لڑکی کا "نام"
"مریم" رکھا گیا، جب بلوغ
کے قریب پہنچی تو نذر کے
مطابق، جو کہ اُن کے ماں باپ
نے کی تھی "مریم" کو عبادت گاہ
کی خدمت کے لئے منتخب کر کے
سرفراز کیا گیا۔

مریم عبادت گاہ میں رہنے
لگیں اور ان کی تعلیم و تربیت
کی ذمہ داری جناب زکریا نے
سنبھالی۔

جناب مریم علم و دانش کے حصول اور عبادت گاہ کی عبادت و خدمت کے سبب جلد ہی بارگاہ خدا میں مقرب ہو گئیں اور فرشتے جنت سے ان کے لیے کھانے لے کر نازل ہونے لگے۔

جناب زکریا ؑ نے "تازہ پھل" دیکھ کر تعجب کیا تو جناب مریم نے فرمایا: یہ وہ پھل ہے جو خدا میرے لیے بھیجتا ہے۔

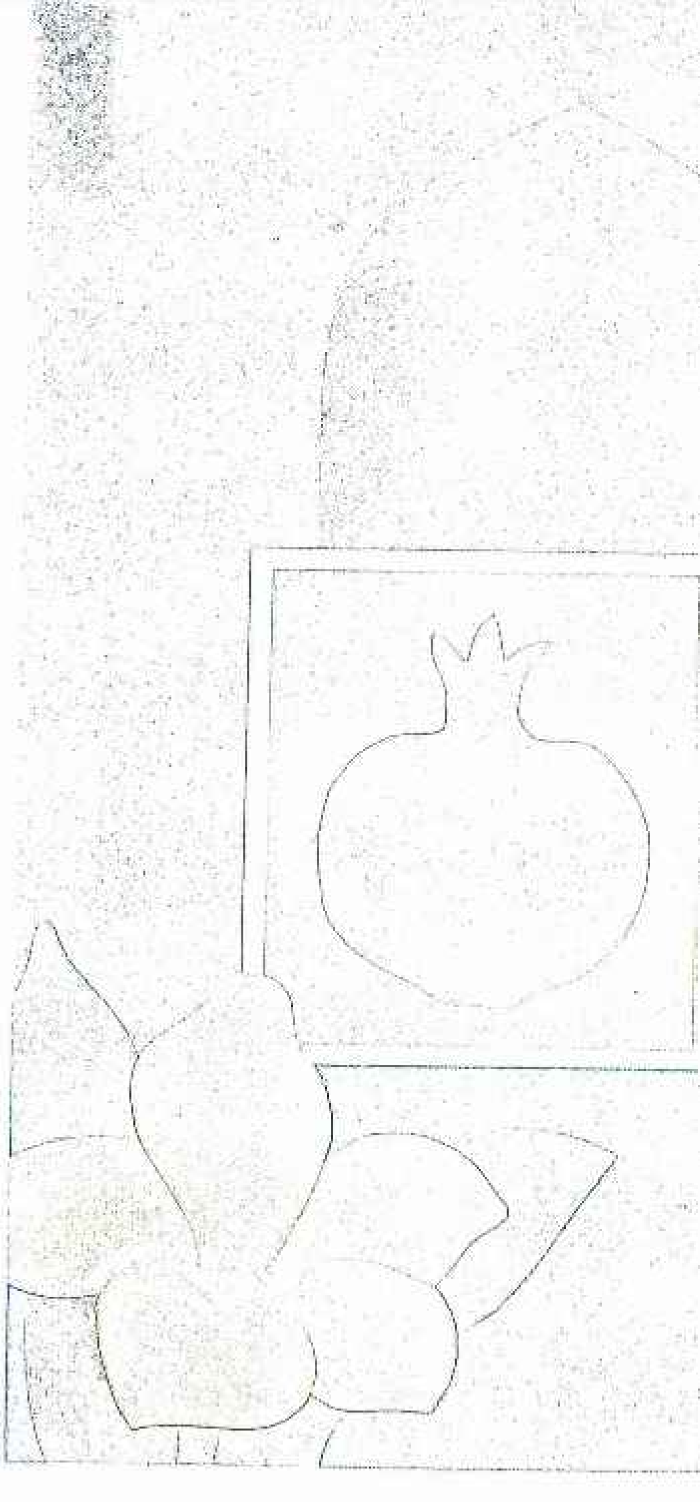

ایک روز ایک فرشتہ
جناب مریم کے پاس آیا اور
کہا :
خدا کا ارادہ ہے کہ شوہر
کے بغیر آپ کو ایک پاک و
پاکیزہ فرزند عطا کرے اور
اسے اپنا پیغمبر قرار دے،
تاکہ وہ نور و کمال کی طرف
لوگوں کی ہدایت کرے۔

با عصمت مریم، یہ خبر
سُنکر تعجب میں
پڑ گئیں۔
لیکن حکم خدا کے سامنے
سراپا تسلیم ہو جانے کے
علاوہ کوئی چارہ نہ تھا۔
مریم کو الہام ہوا کہ حکم خدا
کے اطمینان کے لئے کھجور
کے سوکھے درخت کے نیچے
چلی جائیں اور کسی کی بات کا
جواب نہ دیں۔

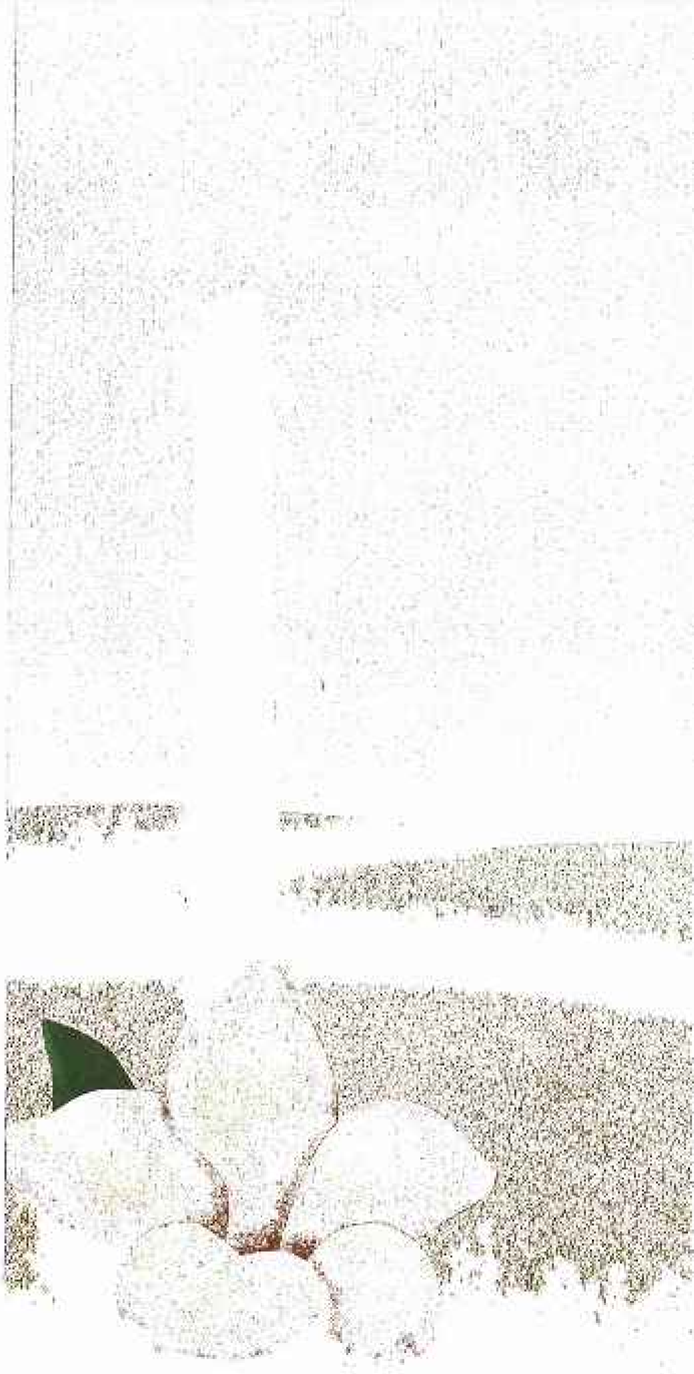

سوکھا درخت حکمِ خدا سے
سرسبز ہوگیا اور اسی کے قریب
صاف و شفاف چشمہ جاری
ہوگیا اور جناب مریم کو
بھوک، پیاس سے نجات
مل گئی"۔

لوگوں نے جب "مریم"
کی گود میں نوزاد بچہ دیکھا
تو انہیں بہت تعجب
ہوا اور پوچھا: یہ نوزاد
کون ہے؟

لیکن مریم نے خاموشی
اختیار کی اور بچہ کی طرف
اشارہ کر دیا۔

لوگوں نے تعجب کے ساتھ
پوچھا: کیا وہ بچہ کوئی بات
کہہ سکتا ہے جو ابھی پیدا
ہوا ہو؟

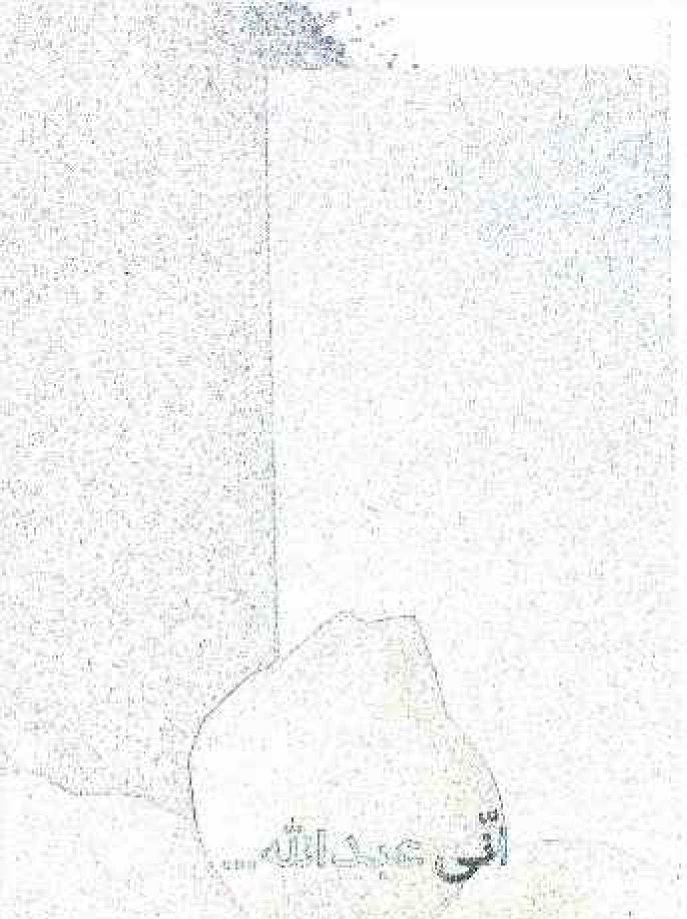

ناگہاں بچے نے بولنا
شروع کیا اور کہا:
میں خدا کا (برگزیدہ)
بندہ ہوں اور اس نے مجھے
نبی قرار دیا ہے۔

جس بچے کے چہرے پر گہوارے میں نبوت کا نور تھا، وہ اپنی مہربان ماں کی سرپرستی میں ایک ذہین و عقلمند جوان بن گیا۔

بارہ سال کی عمر میں اسکی ماں، اسے بیت المقدس میں لے گئی تاکہ وہاں تعلیم حاصل کرے۔

جناب عیسیٰ طلباء کے ساتھ
رہنے لگے اور تحصیل علم میں مشغول
ہوئے۔
لیکن جلد ہی علمی مقامات
پر پہنچ گئے اور عمیق باتیں کرنے
لگے اور یہودیوں کے علماء
کے عقائد پر بنیادی اعتراضات
کرنے لگے۔

حضرت عیسیٰ نے ۳۰ سال
کی عمر میں سرکاری طور پر
اپنی نبوت کا اعلان کیا
اور یہودیوں کی عید میں شریک
ہو کر بیت المقدس میں لوگوں
کو دین خدا کی طرف دعوت
دی۔
لیکن یہودیوں نے ان کی دعوت
کو قبول نہ کیا اور آپ کی مخالفت
شروع کر دی۔

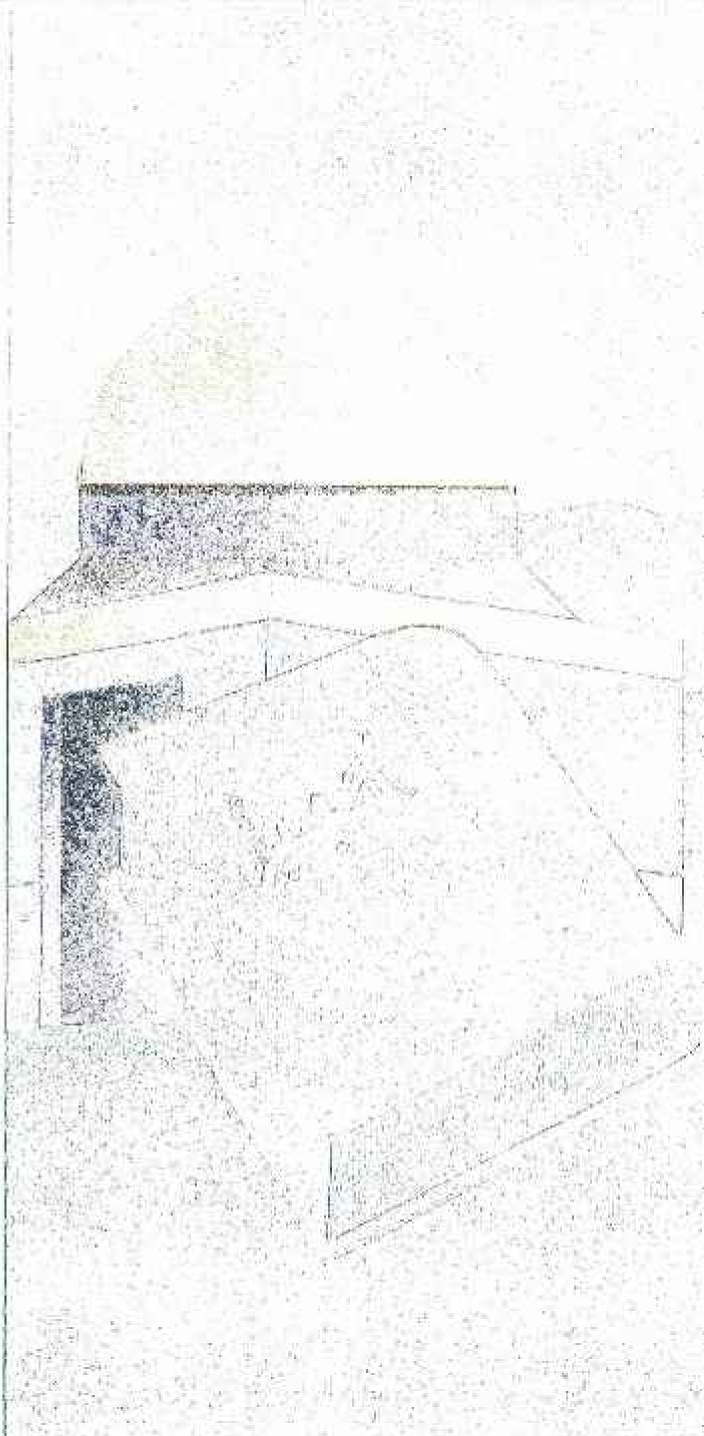

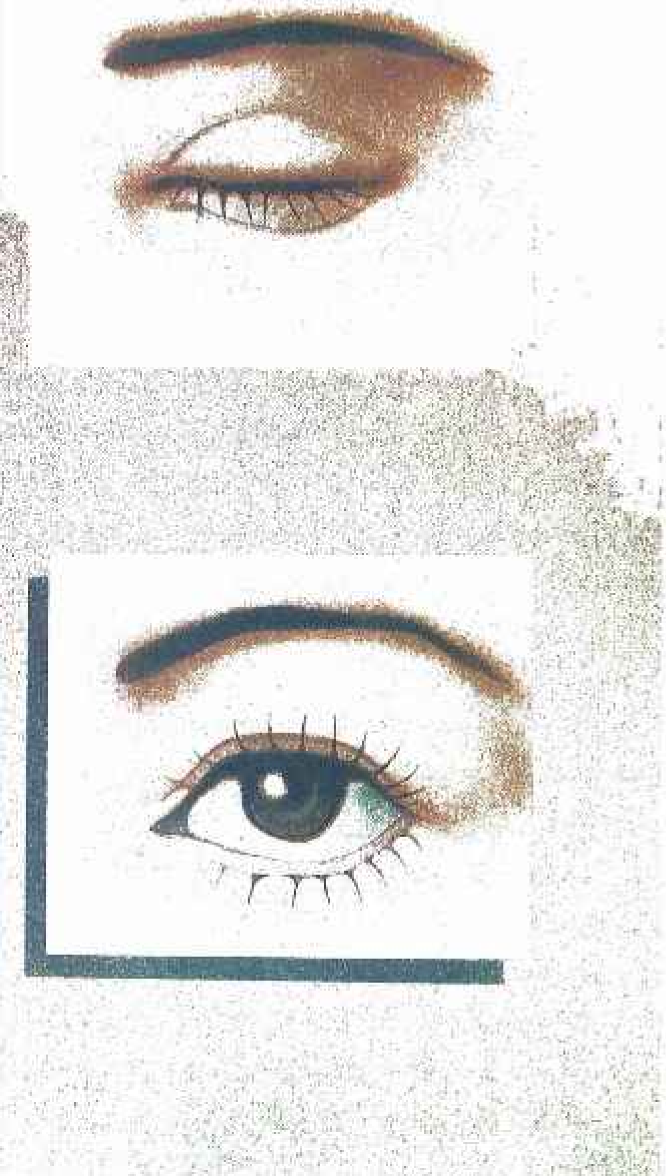

لوگ عیسیٰ (ع) سے کہتے

تھے :

ہر پیغمبر کو معجزہ کا حامل
ہونا چاہیئے تاکہ یہ ثابت ہو جائے
کہ وہ خدا کا رسول ہے ۔
آپ کا معجزہ کیا ہے ؟
جناب عیسیٰؑ نے فرمایا :
میں خدا کی مدد سے پیدائشی
اندھے کو بینائی اور
مردوں کو زندہ کرتا ہوں ۔
عیسیٰ (ع) نے یہ معجزات
دکھائے تو ایک گروہ ایمان
لے آیا ۔

حضرت عیسیٰ اور مومنین
یہودیوں سے نجات پانے
کے لئے دوسری جگہ ہجرت
کر گئے۔

وہ سرزمین خشک اور
بے آب وگیاہ تھی، اور وہاں
کے باشندے بھوک و پیاس
سے دوچار رہتے تھے۔

رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِنَ السَّمَآءِ...

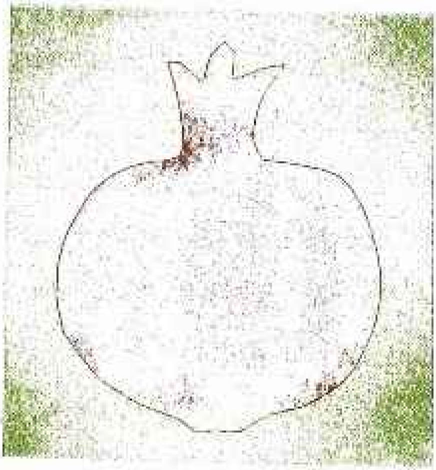

لوگوں نے حضرت عیسیٰ (ع)
سے درخواست کی کہ خدا سے
دعا فرما دیجئے کہ وہ جنت سے
ہمارے لئے کھانا بھیجدے
حضرت عیسیٰ نے بارگاہ خدا
میں دعا کی اور خدا نے ان کیلئے
جنت سے کھانا بھیجدیا۔

جلد ہی سب پر جناب عیسیٰ
کا برحق ہونا واضح ہوگیا اور
ان پر بہت سے لوگ ایمان
لے آئے اور آپ کے احکام
کو اپنی زندگی کا دستور العمل
بنا لیا۔
لیکن دین یہود کے
علما کو اس سے بڑی تشویش
تھی۔

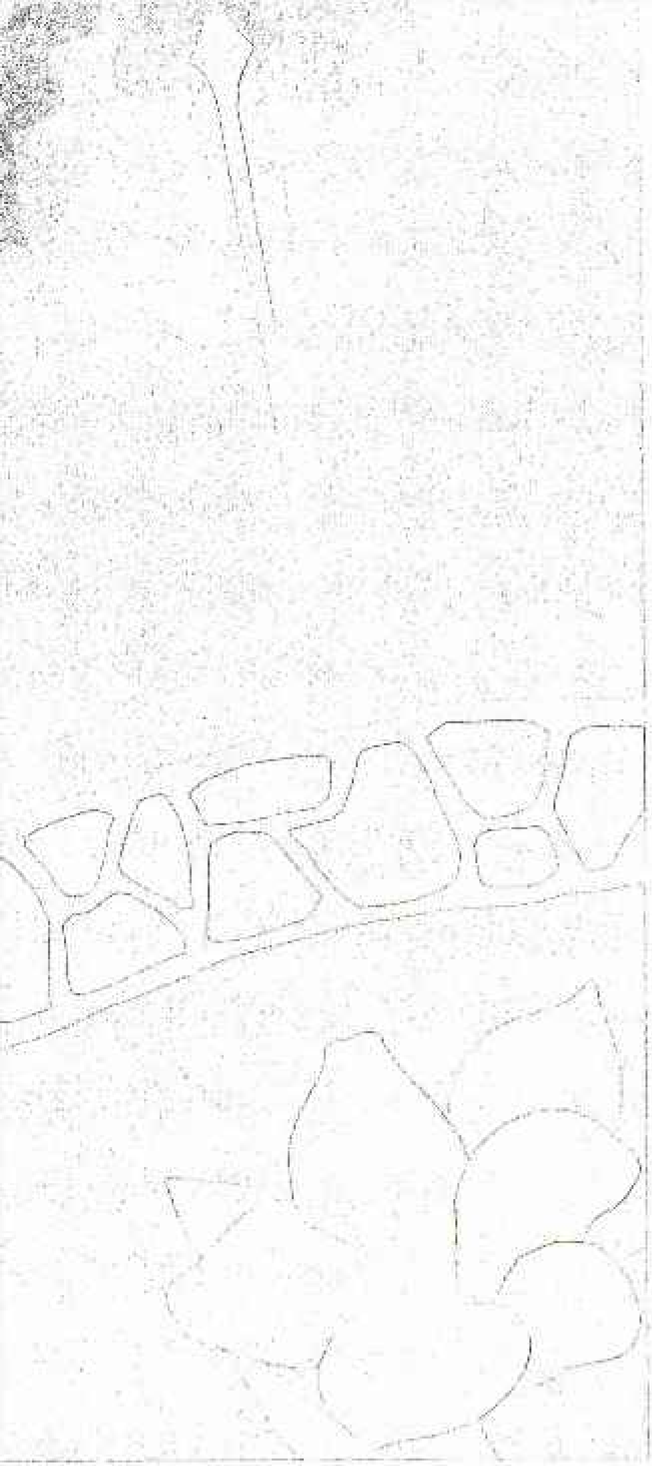

یہودیوں کے بڑے عالم
"یہودا" نے حضرت عیسیٰؑ کو قتل
کرنے کی تجاویز دیں۔ اس نے
عیسیٰؑ اور آپ کے پیروکاروں
کا تعاقب کیا تو انہوں نے ایک
بڑے باغ میں پناہ لی۔
یہودیوں نے باغ کا گھیراؤ
کرلیا تو حضرت عیسیٰؑ کے پیروکار
فرار ہو گئے۔ حضرت عیسیٰؑ
یہودیوں کو نظر نہ آسکے

اس وقت اس قدرت مند
خدا نے کہ جس نے عیسیٰ (ع) کو
بغیر باپ کے پیدا کیا تھا اور
انہیں گہوارے میں گویائی
عطا کی تھی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس نے
عیسیٰ کے دشمن یہودا کو عیسیٰ
کی شکل بنا دیا اور اس کی زبان
کو گونگا کر دیا۔

یہودیوں نے اس کو گرفتار
کرکے سولی پر چڑھا دیا اور
یہ خیال کیا کہ انہوں نے عیسیٰ
کو قتل کر دیا۔

جبکہ حضرت عیسیٰؑ کو آسمان
پر اٹھا لیا گیا تھا، وہ آج تک
زندہ ہیں اور حضرت امام مہدیؑ
کے ساتھ لوگوں کو اسلام کی
دعوت دینے کے لئے ظہور
فرمائیں گے۔

اللہ ولی الذین امنوا یخرجھم من الظلمات الی النور

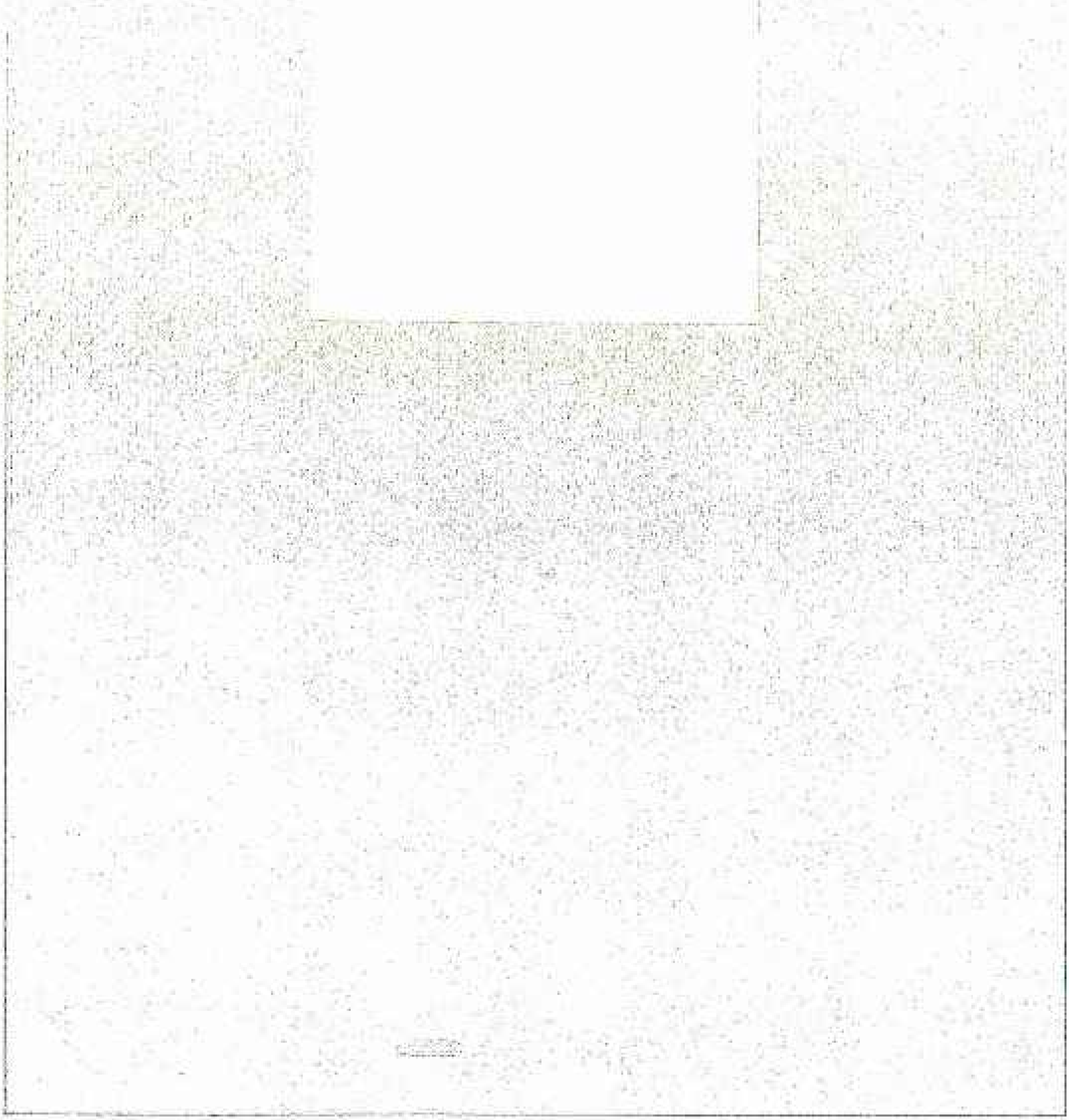

اللہ صاحبانِ ایمان کا ولی ہے وہ انہیں تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لے آتا ہے

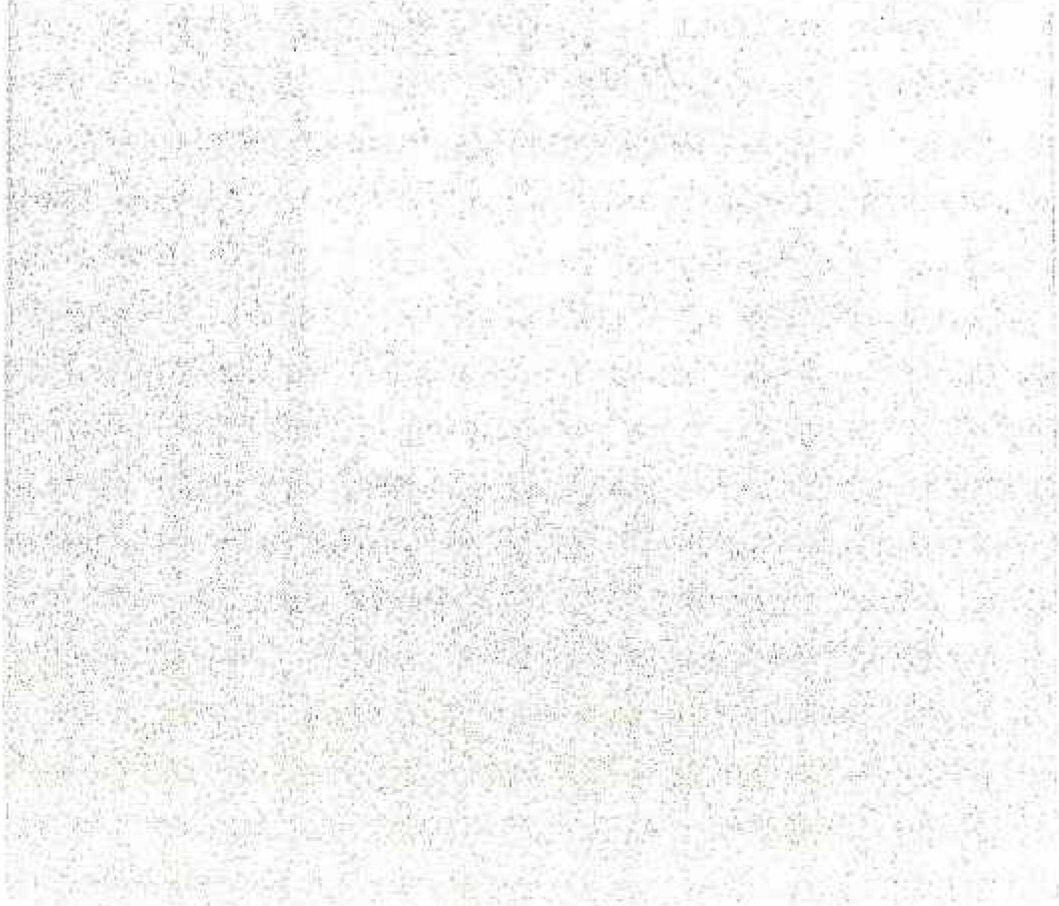

وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ

اور کافروں کے ولی طاغوت (شیطان) ہیں جو انہیں نور (روشنی) سے نکال کر اندھیروں میں لے جاتے ہیں۔

امام صادق علیہ السلام:

خداوند عالم اس جوان کو، جو کہ قرآن پڑھتا ہے،
عظیم فرشتوں کی صف میں قرار دیتا ہے۔

(کافی ج ۲ ص ۶۰۳)

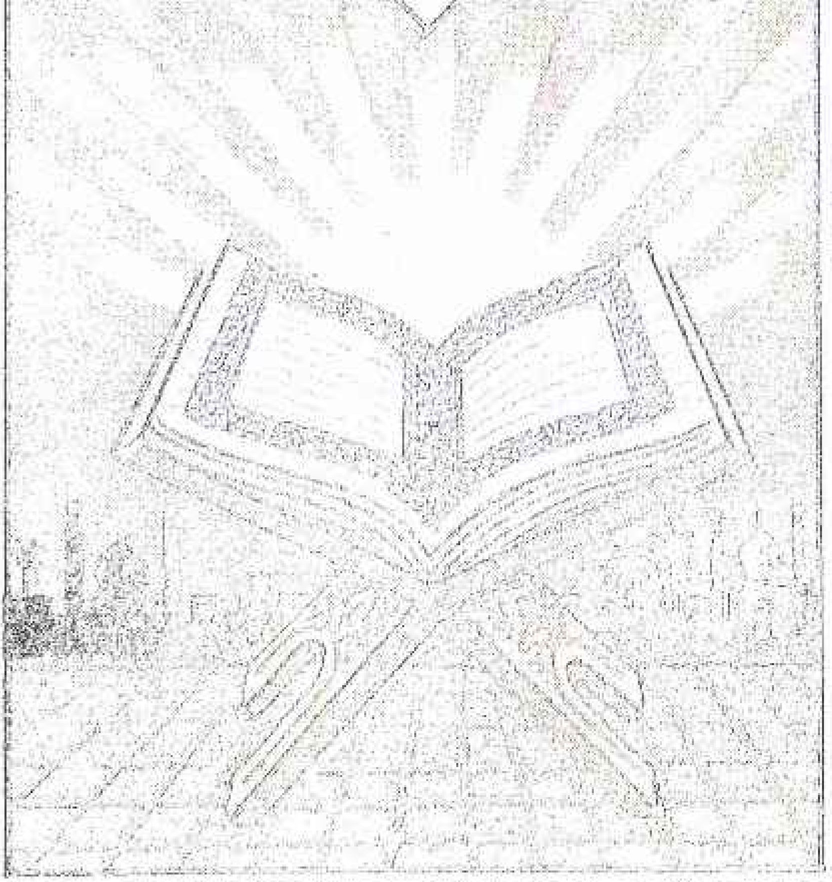

يا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوا مِنْ اَقْطَارِ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوا لَاتَنْفُذُونَ اِلَّا بِسُلْطَان (الرحمٰن/۳۳)

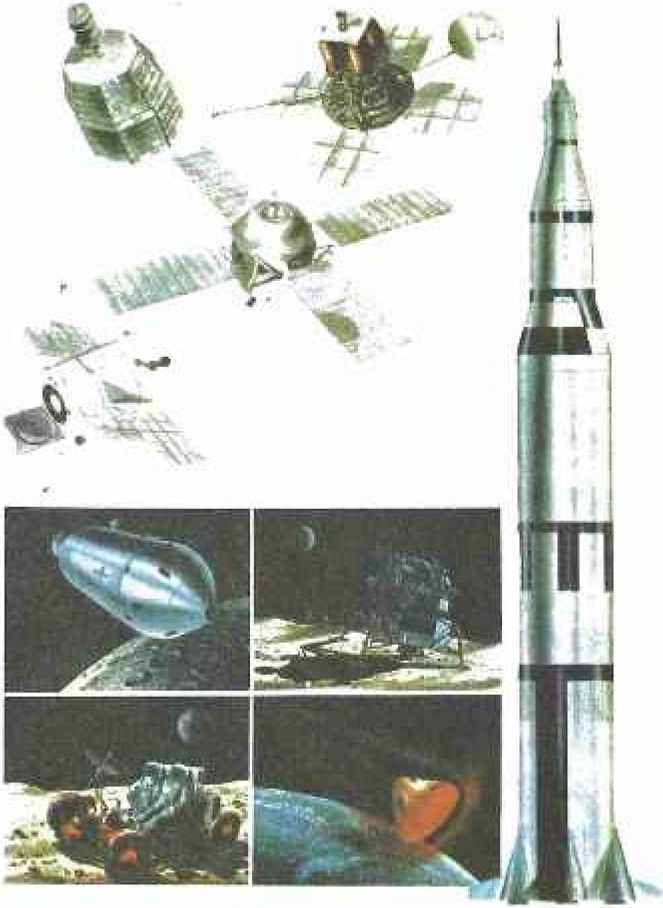

ای گروہ جن وانس اگر تم میں قدرت ہو کر زمین و آسمان کے اطراف سے باہر نکل جاؤ تو
نکل جاؤ مگر یاد رکھو کہ قدرت کے بغیر نہیں نکل سکتے۔
(کہا جاتا ہے کہ مذکورہ آیت انسان کے فضائی سفر کی طرف اشارہ ہے، قرآن نے
اس کام کے لئے علمی و صنعتی قدرت کو شرط قرار دیا ہے [1])

[1] تفسیر نمونہ ج ۲۷ ص ۱۲۹

ان رنگوں کے چند نمونے جن کے نام قرآن میں بیان ہوئے ہیں :

اخضر	:	ہرا ، سبز
صفراء	:	پیلا ، زرد
احمر	:	سرخ
ابیض	:	سفید
مدھامتان	:	دونوں بہت ہی سرسبز
احوی	:	سیاہ مائل بہ سبز
اسود	:	کالا ، سیاہ

معما

۱۔ کونسے پیغمبر بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے ہیں ؟

۲۔ کونسے پیغمبر بغیر باپ کے پیدا ہوئے ہیں ؟

۳۔ کونسے پیغمبر اپنے بھائی کے ساتھ ایک روز ہی پیدا ہوئے اور ایک ہی دن انتقال کیا جبکہ مرتے وقت ان کی عمر پچاس اور ان کے بھائی کی عمر ۱۵۰ سال تھی۔

۴۔ وہ کونسے پیغمبر تھے جنہوں نے عہد طفولیت میں اپنی نبوت کا اعلان کیا ؟

وہ کون ہے ؟

قرآن مجید میں بعض افراد کی داستانیں نقل ہوئی ہیں لیکن ان کے ناموں کا ذکر نہیں ہے۔ درج ذیل عبارت کی مدد سے ان افراد کے نام تلاش کیجئے :

۱۔ حضرت ابراہیم کی وہ زوجہ جن کو خدا نے بوڑھاپے اسّی سال کی عمر میں ۔ اولاد دی ؟

۲۔ حضرت عیسیٰؑ کے ان باوفا اصحاب کے نام جن کی قرآن مدح سرائی کرتا ہے اور سورہ صف میں مسلمانوں سے کہتا ہے : تم بھی ان ہی جیسے بنو ؟

۳۔ پیغمبر اسلام کے زمانے میں بعض مسیحیوں نے کہا : ہم تم آپس میں ایک دوسرے پر نفرین کریں اور جس کی نفرین میں دوسرا مبتلا ہو جائے وہ حق پر ہے ، اس مقصد کے لئے بعض مسیحی جمع ہوئے اور پیغمبرؐ بھی ایک جماعت کے ساتھ تشریف لائے۔

جب پیغمبرؐ اس جگہ پہنچے جہاں اب مسجد مباہلہ ہے تو ان مسیحیوں نے مباہلہ کرنے سے پرہیز کیا جو کہ مباہلہ سے پہلے بھی آپ کے برحق ہونے کو جانتے تھے۔

ان افراد کے نام بتائیے جو کہ پیغمبرؐ کے ساتھ آئے تھے۔

راھنمائی : (یہ واقعہ سورہ عمران کی ۶۱ سے ۷۰ آیتوں کے درمیان نقل ہوا ہے)

ب۔ راہ شناسی

بشر کی سعادت کے لئے خدا کے پیغمبر قوانین لائے ہیں تاکہ انسان کی مختلف ضرورتوں کو پورا کیا جا سکے۔

فردی و اجتماعی، اقتصادی و سیاسی، انتظامی اور قضاوت کے مسائل مکمل طور پر بیان کئے جا چکے ہیں۔

ان قوانین کا مجموعہ عبارت ہے:

- خدا سے انسان کے رابطے مربوط مسائل
- انسان کے انسان سے رابطے مربوط مسائل

خدا سے انسان کا رابطہ

انسان جسمانی ضرورتوں کے علاوہ روحی اور معنوی ضرورتیں بھی رکھتا ہے اور یہ ضرورتیں اسی وقت پوری ہو سکتی ہیں کہ جب وہ اپنی طاقت کے مطابق اپنے مہربان خدا سے رابطہ رکھتا ہو۔

خدا سے انسان کا وہ رابطہ جو کہ ہمارے اور خالق کے درمیان واسطہ کا سبب بن سکتا ہے وہ عبارت ہے درج ذیل مقدس فرائض سے :

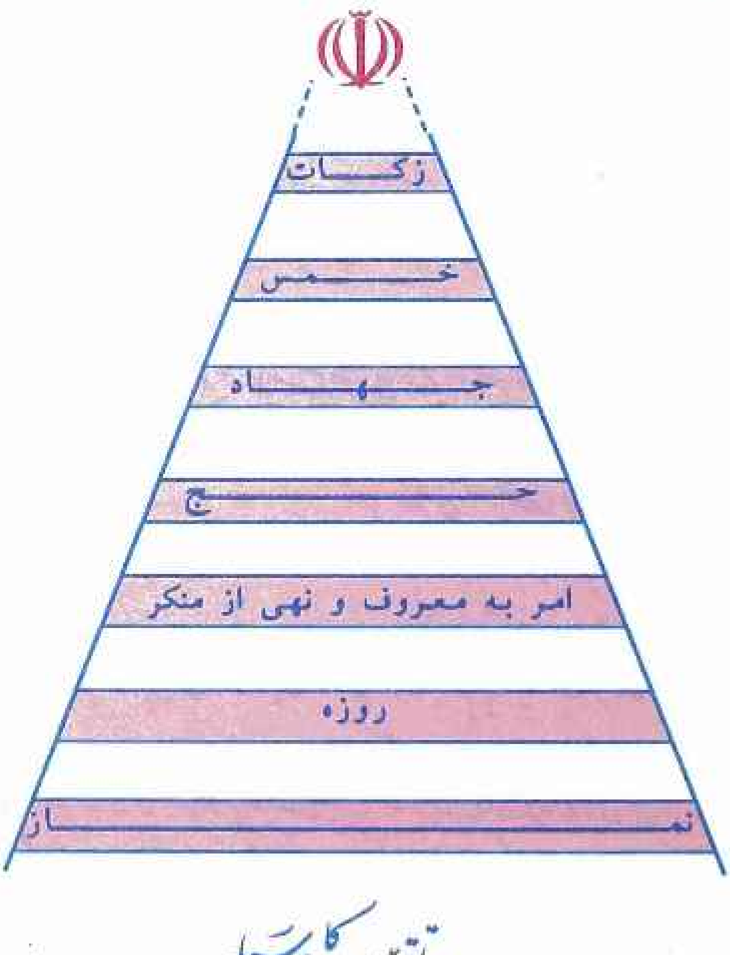

تقرب کا وسیلہ

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

نیکیوں کا حکم، برائیوں سے ممانعت

مسلمانوں کو نہ صرف یہ کہ نیک اعمال بجا لانا چاہیئے بلکہ دوسروں کو بھی نیکی کی دعوت دینا چاہیئے (امر بالمعروف)

اسی طرح ہر مسلمان کو نہ صرف یہ کہ خود برائی سے باز رہنا چاہیئے بلکہ دوسروں کو بھی اس سے منع کرنا چاہیئے۔ (نہی عن المنکر)

امر بالمعروف سے متعلق کچھ نکات

۱۔ جو شخص دوسروں کو اچھائی و نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے باز رکھنا چاہتا ہے پہلے وہ خود ان پر عمل کرے۔

۲۔ چونکہ انسان عام طور پر پیار محبت سے کسی بات کو مانتے ہیں لہذا پہلے خوش اخلاقی اور محبت کے ساتھ اس واجب امر کی ابتداء کرے۔

۳۔ یہ فریضہ بھی نماز روزے کی طرح سب پر واجب ہے اور ہر مکلف کو اپنی طاقت کے مطابق اس پر عمل کرنا چاہیئے۔

...اگر ہم اس ملک اور دیگر ممالک میں قرآن کے احکام کو نافذ کرنا چاہیں تو سب کو اچھی اور نیک باتوں کا حکم دینے والا اور بری باتوں سے منع کرنے والا ہونا چاہیئے

(امام خمینیؒ، صحیفۂ نور ج ۱۴ ص ۲۴۴)

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سارے مسلمانوں پر واجب ہے۔

امام خمینیؒ صحیفۂ نور ج ۱۴ ص ۲۴۵

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو بھی نماز کی طرح عام ہونا چاہیئے (قائد انقلاب آیت اللہ خامنہ ای)

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اگرچہ خدا کے واجب احکام میں ہیں اور فروع دین میں شمار ہوتے ہیں اور انسان و خدا کے درمیان رابطہ شمار ہوتے ہیں لیکن یہ اہم فریضہ انسانوں کے درمیان رابطے کے عنوان سے پیش کیا جاسکتا ہے۔

مِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ...

(توبہ / ۷۱)

مومن مرد اور مومن عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے ولی اور مددگار ہیں کہ یہ سب ایک دوسرے کو نیکیوں کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں . . . .

اَلْمُنَافِقُوْنَ وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ يَأْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ

(توبہ/۶۷)

منافق اور منافق عورتیں آپس میں سب ایک دوسرے سے ہیں سب برائیوں کا حکم دیتے ہیں اور نیکیوں سے روکتے ہیں ۔

حضرت موسیٰؑ کی کچھ باتیں

قرآن مجید موسیٰؑ کے فرعون کو نیکیوں کا حکم دینے اور برائیوں سے روکنے کی حکایت کرتا ہے ۔

اس خدائی فریضہ کی انجام دہی کے چند مرحلے ہیں :

حضرت موسیٰ اور ہارونؑ کو مامور کیا جاتا ہے کہ وہ فرعون کو نرم لہجہ اور محبت کے ساتھ خدا کی طرف بلائیں ۔

دوسرے مرحلے میں موسیٰ و ہارون ، فرعون کے سامنے دلیل پیش کرتے ہیں ۔

تیسرے مرحلہ میں موسیٰ و فرعون دونوں لوگوں کے سامنے اپنی اپنی دلیلیں پیش کرتے ہیں ۔

آخری مرحلہ میں جب فرعون کی ہدایت سے مایوس ہوگئے ، اسے دریا میں غرق کرتے ہیں ۔

انسان کا انسان سے رابطہ

انسان ایسا موجود ہے کہ جو اجتماعی صورت میں اپنی زندگی کو جاری رکھ سکتا ہے۔

اجتماعی زندگی میں انسان کی اوّلین ضرورت یہ ہے کہ ایک دوسرے سے فائدہ اٹھانے کے لئے صحیح اور مکمل قوانین رکھتا ہو۔

قرآن مجید نے متعدد آیتوں میں ان قوانین کو بیان کیا ہے جو کہ خدا نے معین کئے ہیں۔

ان میں سے بعض آیات ملاحظہ فرمائیں:

بے دلیل باتوں کو قبول نہ کرنا

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا!

اِنْ جَاءَکُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْا (حجرات / ۶)

اے ایمان لانے والو!

جب کوئی فاسق ــ ضعیف ایمان والا ــ تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو اسے اپنی تحقیق کے بغیر قبول نہ کرو۔

سب کے ساتھ خوش اخلاقی

عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ ھَوْناً وَاِذَا خَاطَبَھُمُ الْجَاھِلُوْنَ قَالُوْا سَلَاماً (فرقان / ۶۳)

رحمان کے بندے وہ لوگ ہیں جو روئے زمین پر انکساری سے چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو، نرم لہجہ میں سلامتی کا پیغام دیتے ہیں۔

□ قرآن نے "راہ نور" کو بیان کرنے کے لئے مختلف ہنروں کو استعمال کیا ہے اور اپنی تعلیم کو، قسم، دعا، سوال وغیرہ کے قالب میں بیان کیا ہے۔
ان موضوعات کے چند نمونے ملاحظہ ہوں :

- قرآن کی قسمیں
- قرآن کی مثالیں
- قرآنی دعائیں
- قرآنی سوال

قرآن کی قسمیں

انسان اپنی بات کو باوزن بنانے یا کسی نکتہ پر زور دینے کی خاطر مقدس ناموں کی قسم کھاتا ہے لیکن قرآن کی قسمیں اس آسمانی کتاب کے اعجاز میں سے ہیں۔

قرآن کی قسمیں اپنے دل کش آہنگ اور پر معانی ہونے کے ساتھ خدا کی قدرت کی نشانیوں کو عظمت کے ساتھ یاد کرتی ہیں تاکہ بشر کو توحید و خداشناسی کا سبق دینے کے بعد اہم موضوع کو بیان کیا جائے۔

اب قرآن کی قسمیں ملاحظہ فرمائیں تاکہ ان کی ہم آہنگی اور زیبائی کے ضمن میں اس موضوع کا بھی پتہ چل جائے کہ جس کو اہمیت دی گئی ہے۔

فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ
وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ
لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ

اور ستاروں کی منازل کی قسم
اگر تم جانتے ہو تو یہ قسم
بڑی قسم ہے۔

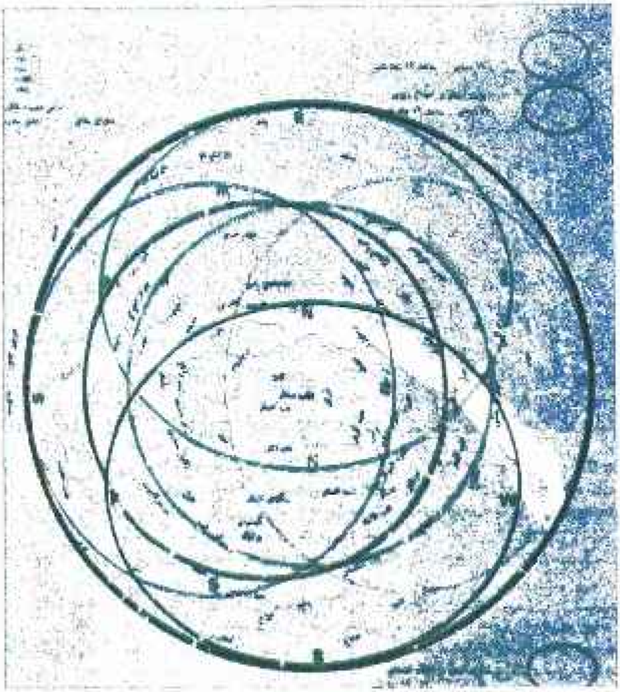

إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ
فِي كِتَابٍ مَكْنُونٍ
لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ
تَنْزِيلٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ
(واقعہ/ ۷۶ تا ۸۱)

بے شک یہ بڑا محترم قرآن ہے جسے
پوشیدہ کتاب میں رکھا گیا ہے۔
اور اسے پاک و پاکیزہ افراد کے علاوہ
کوئی چھو بھی نہیں سکتا۔

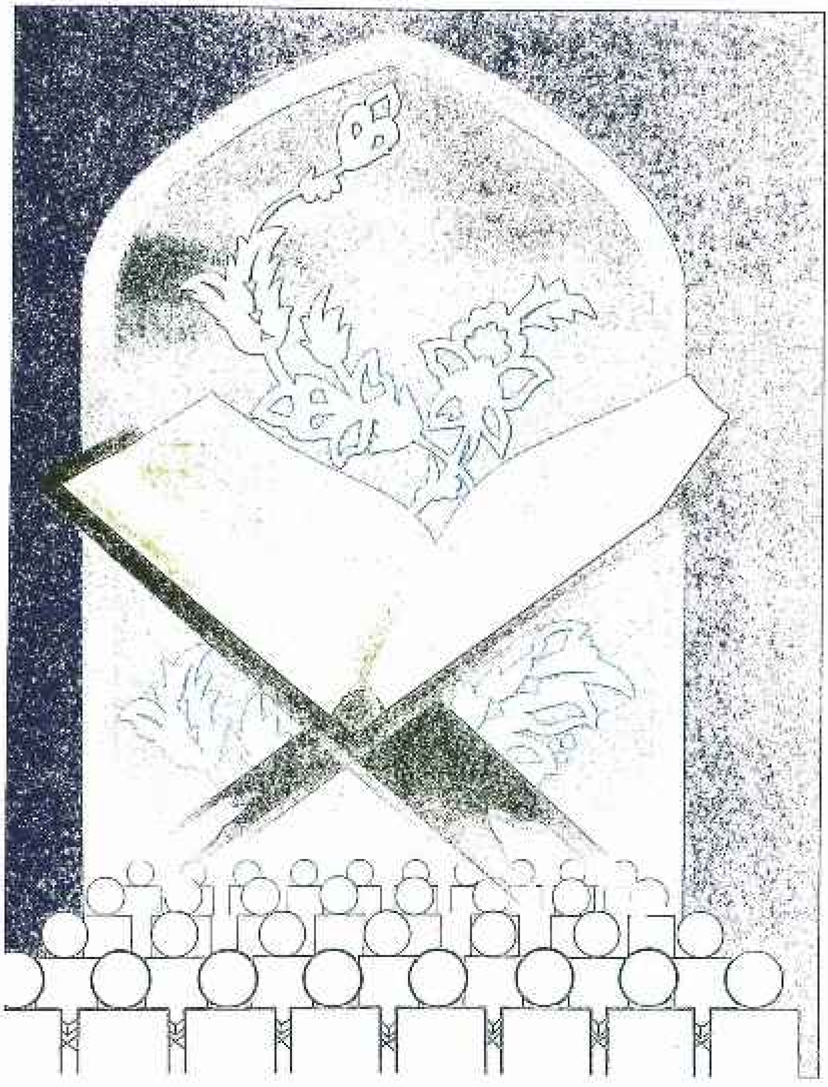

فَلَآ أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ
الْجَوَارِ الْكُنَّسِ

پلٹ جانے والے ستاروں کی قسم
جو کہ چلنے والے اور چھپ جانے والے ہیں۔

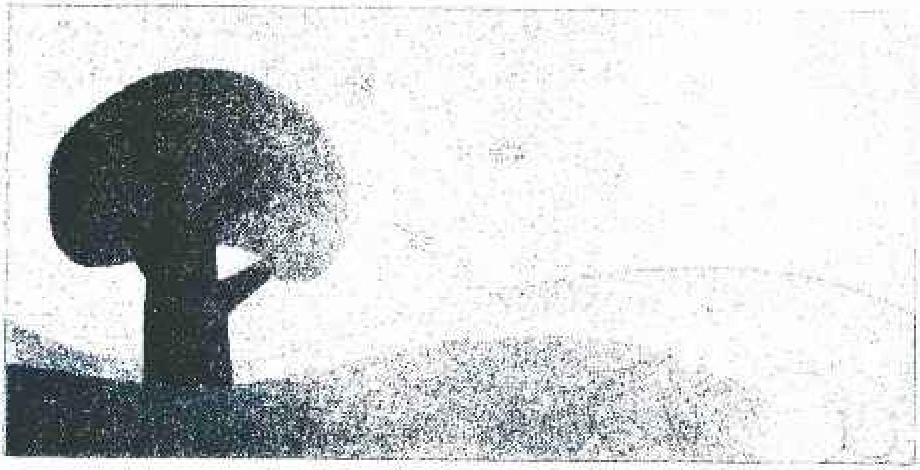

وَالَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ   اور تاریک رات کی قسم جب دنیا کو تاریک کر دے

وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ   اور صبح سپید کی قسم جب دنیا کو روشن کر دے

إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ (تکویر / ۱۹ تا ۲۰)

بے شک یہ خدا کے عظیم پیغمبر کا بیان ہے۔

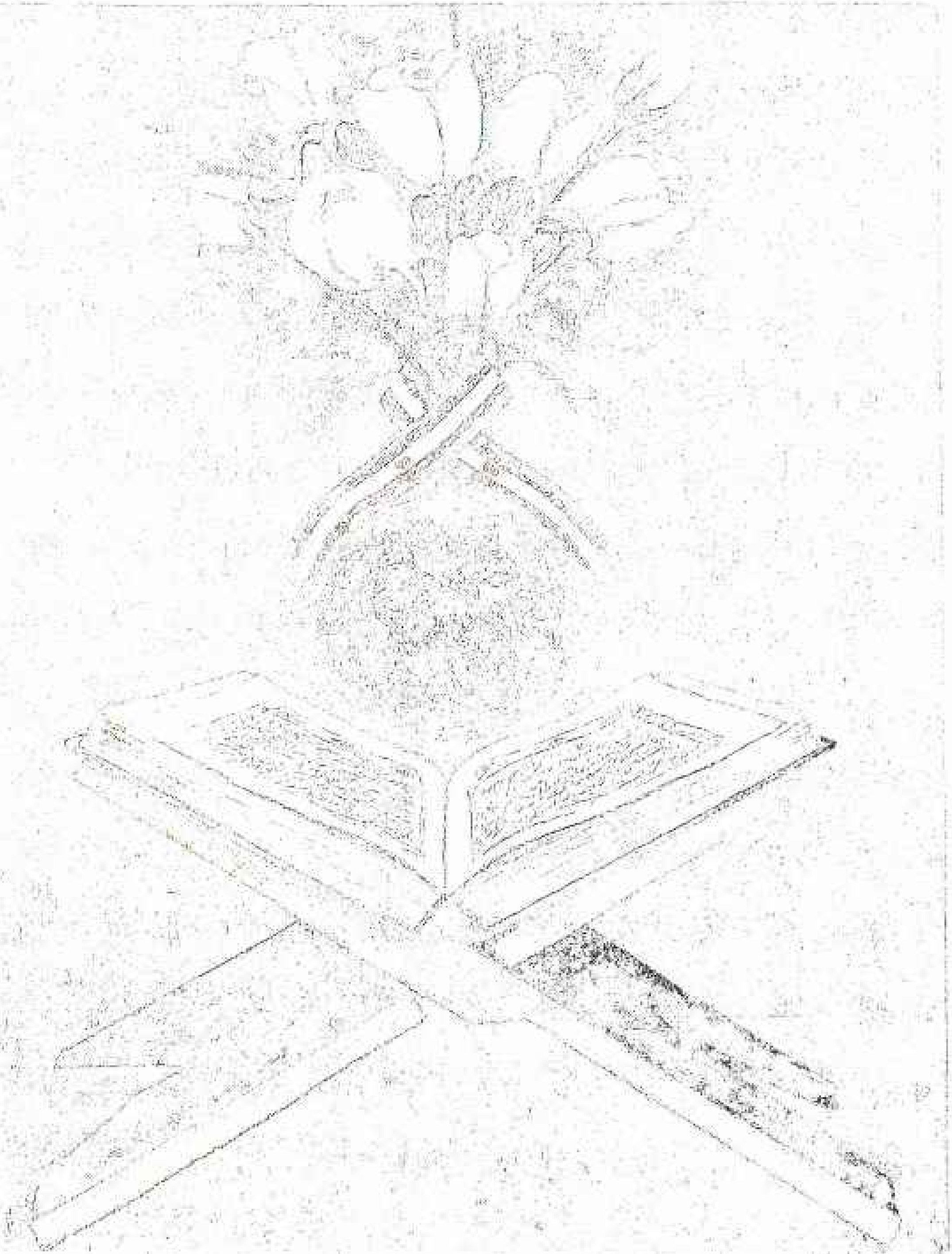

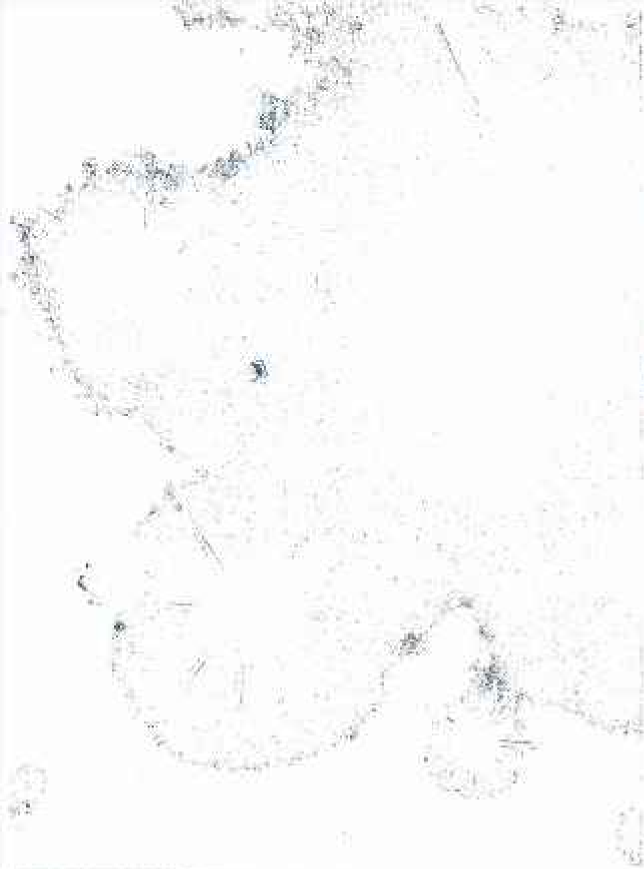

والسماء ذات الرجع

بارش سے پر آسمان کی قسم — قسم
ان ستاروں کی جو کہ گردش کے
بعد اپنی منزل پر پہنچ جاتے ہیں۔
زمین کی گردش کی طرح شمسی
نظام کے سیارات اپنے اور سورج
کے چاروں طرف گردش کر رہے
ہیں۔

والارض ذات الصدع

قسم ہے شگافتہ ہونے والی زمین
کی کہ جس سے پودے نکل آتے ہیں۔

انه لقول فصل وما هو بالهزل

یہ قرآن حق و باطل میں فیصلہ کرنے والا
ہے، مذاق نہیں ہے۔

قرآنی دعائیں

خدا سے کیا مانگیں ؟

ہم انسان خوشگوار اور آسائش کی زندگی گذارنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن اکثر ہماری کوششیں بے کار ثابت ہوتی ہیں۔

اس بناء پر ہمیں اپنے قدرتمند خالق سے مدد طلب کرنا چاہئے۔

اس بات کی تشخیص کرنا کہ ہم خدا سے کیا مانگیں ؟، ایک دلچسپ امر ہے کہ قرآن میں اس کی طرف اشارہ ہوا ہے۔

ہم قرآنی دعاؤں کے دو نمونے پیش کرتے ہیں :

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ

اے میرے پروردگار!

مجھے اور میری ذریت کو نماز قائم کرنے والا قرار دے اور ہماری

دعا قبول فرما!

رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ (ابراهیم/ ۴۰ و ۴۱)

پروردگارا!

مجھے اور میرے والدین اور تمام مومنوں کو اس روز بخش دینا جس دن حساب لیا جائے گا۔

قرآن کی مثالیں

قرآن مجید کا وہ اعجازی پہلو کہ جس کی خوبصورتی کی توصیف نہیں کی جاسکتی وہ یہ ہے کہ، عمیق مطالب کو مثال کے قالب میں بیان کیا ہے۔

تشبیہ اور تمثیل تمام افراد اور ہر زمانہ کیلئے بولتی ہوئی زبان ہے اور ہر ایک مثال وغیرہ کو سمجھتا ہے۔ قرآن میں سو سے زیادہ جگہ پر مثال بیان ہوئی ہیں۔ ان میں کچھ یہ ہیں:

مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ اَمْوَالَهُمْ فِى سَبِيلِ اللهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِى كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِّاَئَةُ حَبَّةٍ.... (بقرہ/۲۶۱)

جو لوگ راہ خدا میں اپنے اموال کو (محتاجوں کو دیتے اور کار خیر میں) خرچ کرتے ہیں ان کے عمل کی مثال اس دانے کی سی ہے جسے زمین میں بویا جاتا ہے اور اس سے سات بالیاں پیدا ہوں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں

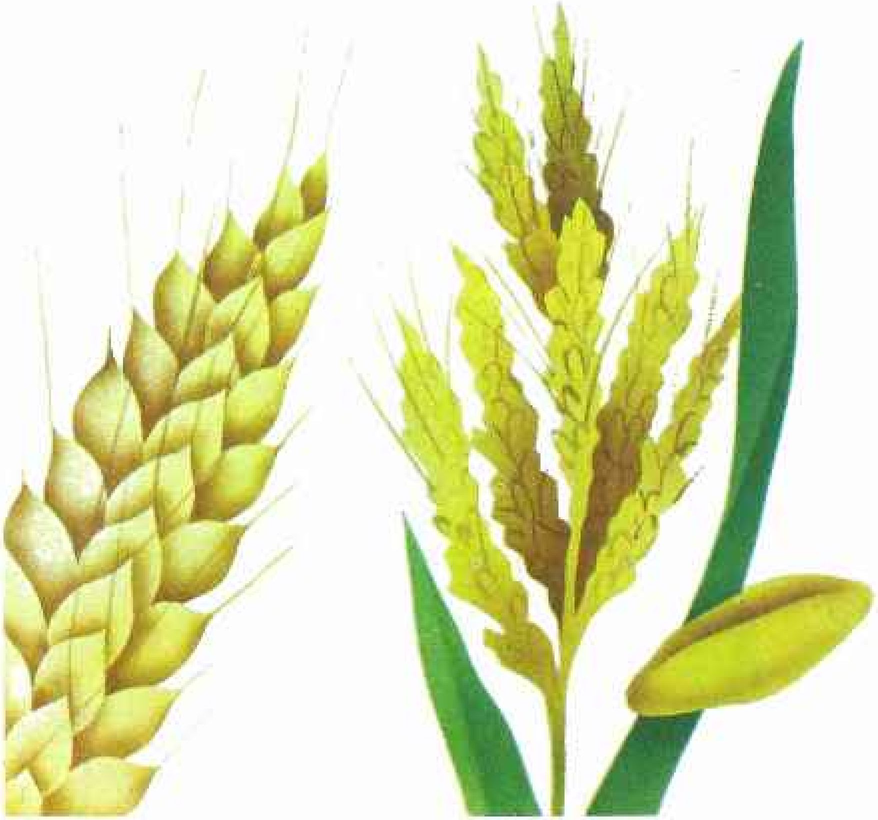

يا ايها الذين آمنوا لا تبطلوا صدقاتكم بالمن والاذى كالذى ينفق ماله رئاء الناس...

فمثله كمثل صفوان عليه تراب

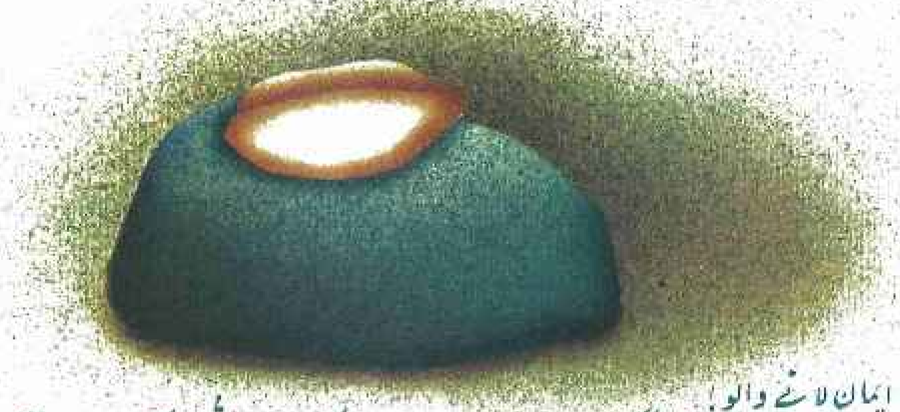

ایمان لانے والو!

اپنے صدقات کو منت گزاری اور اذیت سے برباد نہ کرو، اس شخص کی طرح جو لوگوں کو دکھانے کے لئے اپنے اموال خرچ کرتا ہے اور اس کا ایمان نہ خدا پر ہے اور نہ آخرت پر اس کی مثال اس صاف چٹان کی ہے جس پر گرد جم گئی ہو۔

• • •

فاصابه وابل فتركه صلدا لا يقدرون على شيء مما كسبوا... (بقره/۲۶۴)

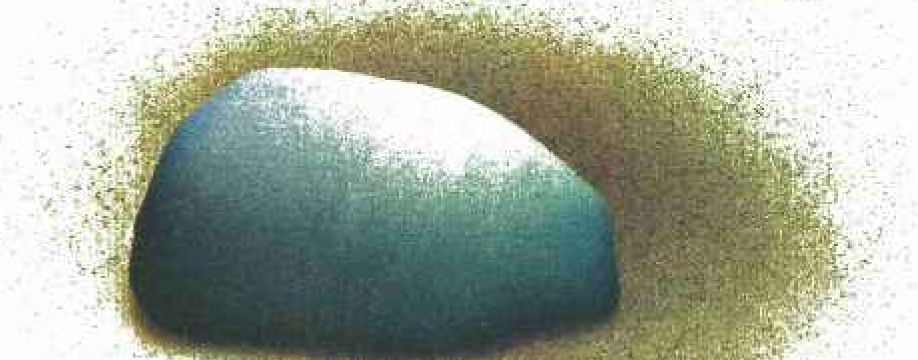

اور تیز بارش کے آتے ہی پانی سے اس کی گرد صاف ہوئے (قابل کاشت نہ ہو)

قرآنی سوالات

قرآن کے اعجازی اور حسین جلوؤں میں ایک یہ ہے کہ خدا تعلیم اور اہم مسائل کی تاکید کے لئے بہت سے سوالات قائم کرتا ہے تاکہ لوگ اپنی عقل و دماغ سے کام لیں اور ان کا جواب تلاش کریں مسائل کی تعلیم کے لئے۔ سوالات کا طریقہ نہ صرف یہ کہ بہترین طریقہ ہے بلکہ اخلاقی لحاظ سے اس کا بہت اثر ہوتا ہے کیونکہ سوال کرنے والا (خدا) اپنی تمام عظمتوں کے باوجود خود کو گویا انسان کی سطح پر لے آتا ہے دوسرے لفظوں میں یہ کہا جائے کہ انسان کو اتنی عظمت دیتا ہے کہ خود اس سے سوال کرتا ہے۔

بالکل اسی طرح جیسے کوئی بڑا مفکر اپنے چھوٹے بیٹے سے سوال کرے: اس مسئلہ کو تم جانتے ہو یا نہیں؟

بہرحال تعلیم کے اس طریقہ میں ایسے بہت زیادہ دقیق نکات ہیں کہ جن کا دوسری جگہ تجزیہ کیا جانا چاہئے۔

ہم قرآنی سوالات کے دو نمونے پیش کر رہے ہیں۔

قرآنی سوالات تاکید، یا توضیح کیلئے ہیں تفصیل کیلئے سیوطی کی الاتقان کا مطالعہ فرمائیں

- أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ — کیا یہ ـــ کافر... ـــ کسی بھی چیز سے پیدا نہیں ہوئے
أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ — ہیں ؟ یا خود اپنے خالق ہیں ؟
- أَمْ خَلَقُوا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ — کیا زمین اور آسمانوں کے پیدا کرنے والے ـ
بَلْ لَا يُوقِنُونَ — نہیں ، بے ایمان لوگ ہیں ۔
- أَمْ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ — کیا تمہارے پروردگار کے خزانے ان کے اختیار میں ہیں؟!
أَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُونَ — یا خدا کے خزانوں پر ان کا تسلط ہے ؟
أَمَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ — کیا خدا کے علاوہ کسی اور نے زمین وآسمان کو پیدا کیا ہے ؟
وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً...(نمل/٦٠) — اور تمہارے لئے آسمان سے کون بارش برساتا ہے

● ● ●

أَمَّنْ جَعَلَ الْأَرْضَ قَرَاراً
وَجَعَلَ خِلَالَهَا أَنْهَاراً...(نمل/٦١)

خدا کے علاوہ زمین کو کس نے ساکن کیا ہے اور کس نے زمین میں نہریں جاری کی ہیں ؟

● ● ●

أَأَنْتُمْ أَشَدُّ خَلْقاً أَمِ السَّمَاءُ بَنَاهَا (نازعات/٦١)

کیا تمہاری خلقت آسمانوں کی خلقت سے بھی زیادہ دشوار ہے ؟

● ● ●

قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ... (یونس/٣١)

ان سے پوچھئے کہ تمہیں زمین و آسمان سے کون رزق دیتا ہے ؟

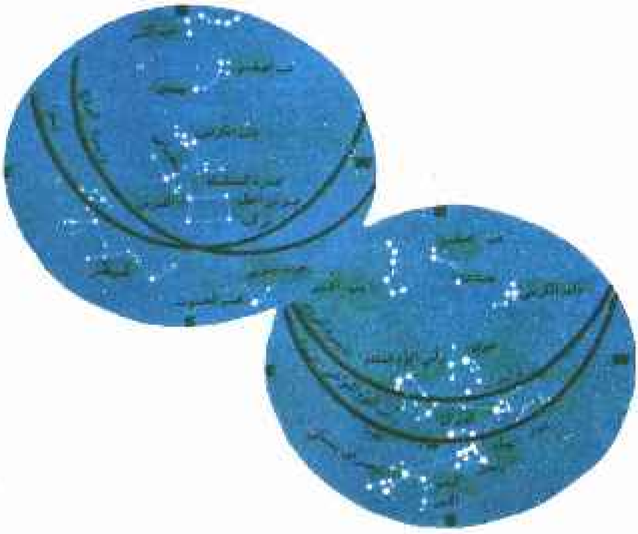

قُلْ اَرَاَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَاءٍ... (قصص/۷۱)

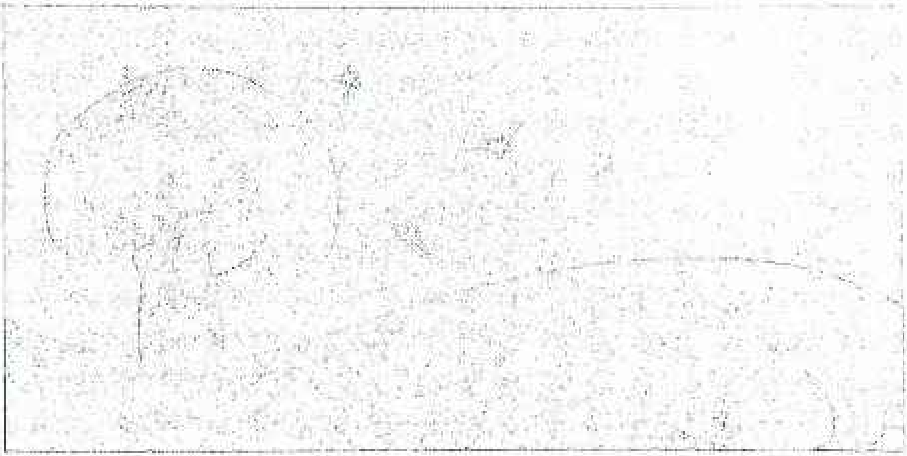

آپ کہہ دیجئے کہ تمہارا کیا خیال ہے؟
اگر خدا تمہارے لئے رات کو قیامت تک طولانی بنا دے تو کیا خدا کے علاوہ کوئی معبود ہے، جو تمہارے لئے روشنی لے آئے؟

○ ○ ○

قُلْ اَرَاَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ... (قصص/۷۲)

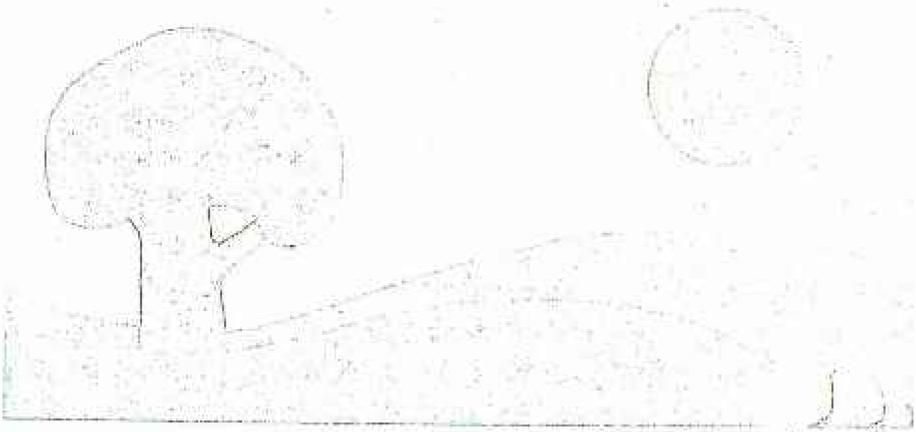

اور کہیے کہ غور کرو،
اگر خدا دن کو قیامت تک کے لئے طولانی بنا دے تو اس کے علاوہ کون، معبود ہے، جو تمہارے لئے رات لے آئے کہ جس میں تم سکون حاصل کر سکو ....

جہنم کا راستہ

قرآن مجید نے "راہ نور" کی طرف انسان کی ہدایت کے لئے اس کی خصوصیات بیان کر دی ہیں لیکن ان خصوصیات کے علاوہ، جہنم کے راستے کی خصوصیات بھی بیان کر دی ہیں کہ انسان سے لغزش نہ ہو جائے۔

"راہ نور" کی رہبری کی ذمہ داری خدا کے عقلمند ترین پیغمبروں کے دوش پر ہے اور جہنم (جہل) کے راستے کی فریب کار شیطان کے اوپر ہے۔

راہ نور وہ راستہ ہے جس کو مہربان خالق نے بنایا ہے اور جہنم کے راستے کو ہمارے کٹر دشمن شیطان نے بنایا ہے۔

ان راستوں میں سے ہمیں اپنا راستہ خود اختیار کرنا ہے۔

قرآن مجید نے متعدد آیتوں میں شیطان کے مقاصد، منصوبوں اور اس کے پروگراموں کو واضح طور پر بیان کیا ہے، تاکہ انسان اس کے فریب میں نہ آئیں اور اس کے جال میں نہ پھنسیں۔ انسانوں کی مثال مسافروں کی سی ہے جو ایک راستے کو طے کر رہے ہیں۔ صراط مستقیم کی ہدایت کرنے کے بعد خدا کے لئے لازم تھا کہ وہ جہنم اور انحرافی راستوں سے بھی آگاہ کر لے۔

قرآن مجید کی بعض آیتیں شیطان کے برے مقاصد کو بیان کر رہی ہیں۔

تاکہ ہم جہنم کے راستے پر گامزن نہ ہوں اور یہ جان لیں کہ جن افکار و اعمال کا یہ راستہ ہے وہ شیطان کے اعمال و افکار ہیں اگرچہ بظاہر وہ اچھے لگتے ہیں۔

شیطان کے مقاصد

اختلاف پیدا کرنا

إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ

(مائدہ/ ۹۱)

شیطان تو بس یہی چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان دشمنی پیدا کردے

مال پرستی کی دعوت

اَلشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ

(نور/ ۲۱)

شیطان تمہیں فقر کی جھلک دکھاتا ہے تاکہ تم خیرات نہ کرسکو

برائی کی دعوت

فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ

(نور/ ۲۱)

شیطان تمہیں ہر طرح برائی کا حکم دیتا ہے۔

گمراہی

يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا

(نساء/ ۶۰)

شیطان تو بس یہی چاہتا ہے کہ تمہیں گمراہی میں دور تک کھینچ کر لے جائے

فریب

وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا

(نساء/ ۱۲۰)

شیطان ان سے جو بھی وعدہ کرتا ہے وہ فریب کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا ہے۔

انسان کو رسوا کرنا۔

وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنْسَانِ خَذُولًا

(فرقان/ ۲۹)

شیطان انسان کو گمراہ، ذلیل کرتا ہے۔

معما

- کونسے پیغمبر نے آسمان کی سیر کی ؟
- نمرود کا قاتل کون تھا ؟
- قرآن کے کس سورے کا نام ہفتہ کے ایک دن کے نام پر ہے ؟
- قرآن کے کن سوروں کا نام آسمانی کرات کے ناموں پر ہے ؟

۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔

- قرآن کے کس سورے کا نام زمانے کے نام پر ہے ؟

۱۔ ۲۔

- قرآن کے کن سوروں میں قیامت یا اس کے حوادث کا ذکر ہے ؟

۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔

۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔

وہ کون ہے ؟

تاریخ کے کس ظالم نے ایک پیغمبر سے گفتگو کے دوران کہا تھا کہ میں خدا کو دیکھوں اور پھر اس سے جنگ کروں اور اس خیال سے اس نے ایک فلک بوس عمارت بنانے کا حکم دیا تاکہ اس پر چڑھ کر خدا سے جنگ کرے لیکن اس کا اسے کوئی فائدہ نہ ہوا۔

پیغمبر اور اس ظالم کا نام لکھئے

راہنمائی : یہ گفتگو سورۂ مومن کی آیت ۳۰ سے ۴۰ کے درمیان ہے۔

ہم کہاں جا رہے ہیں
معاد شناسی

گذشتہ بحث کا خلاصہ

"بہار نور" کی پہلی اور دوسری کتاب میں معاد کے برپا ہونے پر ہم نے دو دلیلیں بیان کی ہیں جو کہ عبارت ہیں: ۱۔ مردہ پیڑ پودوں کا زندہ ہونا ۲۔ خدائے تعالیٰ کی قدرت

گذشتہ سے پیوستہ ملاحظہ فرمائیں

زمین و آسمان کی خلقت میں خدا کی قدرت

خدا نے لا محدود اور عظیم و منظم آسمانوں کی خلقت نیز اس وسیع اور حیرت انگیز زمین کی خلقت کو انسانوں کے حساب اور جزا و سزا کیلئے دوبارہ زندہ کرنے پر اپنی قدرت پر دلیل کے عنوان سے پیش کیا ہے۔

دو آیتیں ملاحظہ فرمائیں:

اَوَلَیْسَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰادِرٍ عَلٰی اَنْ یَخْلُقَ مِثْلَهُمْ بَلٰی وَهُوَ الْخَلاَّقُ الْعَلِیْم (یس/۸۱)

کیا جس قدرت مند خالق نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے وہ اس بات پر قادر نہیں ہے کہ ان کا مثل دوبارہ پیدا کر دے۔

یقیناً وہ بہترین پیدا کرنے والا ہے۔

اَوَلَمْ یَرَوا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ یَعْیَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰادِرٍ عَلٰی اَنْ یُحْیِیَ الْموتی... (احقاف/۳۳)

کیا ان لوگوں نے غور نہیں کیا کہ خدا نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے اور ان کی تخلیق سے عاجز نہیں تھا وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ مردوں کو زندہ کر دے۔

قیامت کے دن کی گفتگو

آیات قرآنی قیامت کے حالات کو بہترین انداز میں بیان کرتی ہیں۔
ان آیتوں میں سے بعض اس گفتگو کو بیان کرتی ہیں جو اس دن انجام پائے گی۔
اب اس کے دو نمونے ملاحظہ فرمائیں:۔

قیامت کے روز مومنوں سے منافق درخواست کریں گے

۱۔ منافقین کی درخواست:

يَوْمَ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا انْظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُورِكُمْ

۲۔ مومنوں کا جواب:

قِيلَ ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُوراً...

۳۔ منافقین کی دوسری درخواست:

يُنَادُونَهُمْ أَلَمْ نَكُنْ مَعَكُمْ

۴۔ مومنوں کا جواب:

قَالُوا بَلَى وَلَكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ أَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ
وَغَرَّتْكُمُ الْأَمَانِيُّ حَتَّى جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ وَغَرَّكُمْ بِاللَّهِ الْغَرُورُ (حدید/۱۳ و ۱۴)

اس دن منافق مرد اور منافق عورتیں، جو کہ تاریکی میں گرفتار ہوں گے، صاحبان ایمان سے کہیں گے ہم پر نظر کرم کرو کہ ہم تمہارے نور سے فائدہ اٹھائیں۔

مومن جواب دیں گے: دنیا میں پلٹ جاؤ وہاں سے اپنے ساتھ نور لاؤ اس کے بعد فرشتے مومنوں اور منافقوں کے درمیان دیوار حائل کر دیں گے۔ کہ ایک دوسرے کو نہ دیکھیں۔

مومنوں سے منافقین دوبارہ درخواست کریں گے اور کہیں گے کہ کیا ہم دنیا میں تمہارے ساتھ نہ تھے؟

مومن کہیں گے ہاں۔ ظاہر میں تم ہمارے ساتھ تھے۔ لیکن تم نے جرم و نفاق کے سبب خود کو ہلاک کیا ہے۔ تم اس انتظار میں تھے کہ مسلمانوں پر کوئی مصیبت آئے۔ تم ان چیزوں کے بارے میں شک میں پڑے ہوئے تھے جن کا اعتقاد رکھنا چاہیے آرزوؤں نے تمہیں فریب دیا یہاں تک تمہیں موت نے آلیا۔ خدا نے تمہیں جو موقعہ دیا تھا۔ تاکہ توبہ کر لو۔ اس میں شیطان نے تمہیں فریب دیا یہاں تک کہ موت نے تمہیں آ دبوچا۔

قیامت کے روز گنہگاروں کی اپنے رہبروں سے گفتگو

۱۔ گناہ گاروں کی کیفیت

وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ مَوْقُوفُونَ عِندَ رَبِّهِمْ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ الْقَوْلَ

۲۔ گنہگاروں کا اپنے رہبروں پر اعتراض

يَقُولُ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لَوْلَا أَنتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ

۳۔ رہبروں کا جواب

قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا أَنَحْنُ صَدَدْنَاكُمْ عَنِ الْهُدَىٰ بَعْدَ إِذْ جَاءَكُم بَلْ كُنتُم مُّجْرِمِينَ

۴۔ گنہگاروں کا دوسرا اعتراض

وَقَالَ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِذْ تَأْمُرُونَنَا أَن نَّكْفُرَ بِاللَّهِ وَنَجْعَلَ لَهُ أَندَادًا... (سبا/۳۱ تا ۳۳)

اگر تم ظالموں کو اس وقت د ــ جب انہیں خدا کے حضور کھڑا کیا جائے گا اور ایک دوسرے کو متہم ٹھہرائے گا اور ایک دوسرے گفتگو ــ مشاجرہ ــ کرے گا۔

ضعیف اور تابع افراد اپنے سرکش رہبروں سے کہیں گے اگر تم درمیان میں نہ آگئے ہوتے تو ہم ایمان لے آتے ۔

سرکش رہبر کمزور لوگوں سے کہیں گے: کیا ہم نے تمہیں ہدایت ــ پیغمبروں کے ــ کے آنے کے بعد اسے قبول کرنے سے روکا تھا ؟ ہرگز نہیں بلکہ تم اپنے اختیار سے گناہوں میں مبتلا ہوئے ہو اور غلط راستہ اختیار کیا ہے ۔

پھر کمزور لوگ اپنے سرکش رہبروں سے کہیں گے یہ تمہاری دن رات کی مکاریوں کا اثر ہے ، تم ہی ہمیں خدا کا انکار کرنے اور اس کا شریک ٹھہرانے کا حکم دیتے تھے ۔

قیامت کے وقت چاند، سورج اور ستاروں کی کیفیت

وَخَسَفَ الْقَمَرُ... (قیامۃ/۸) — اس وقت چاند کو گہن لگے گا

وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ: (قیامۃ/۹) — اور چاند، سورج کو اکٹھا کر دیا جائے گا۔

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ: (تکویر/۱) — اس وقت سورج کو گہن لگے گا

وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ: (تکویر/۲) — اس وقت ستارے گر پڑیں گے

فَإِذَا النُّجُومُ طُمِسَتْ: (مرسلات/۸) — اس وقت ستاروں کی چمک ختم ہو جائے گی

وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ: (انفطار/۲) — اس وقت ستارے بکھر جائیں گے

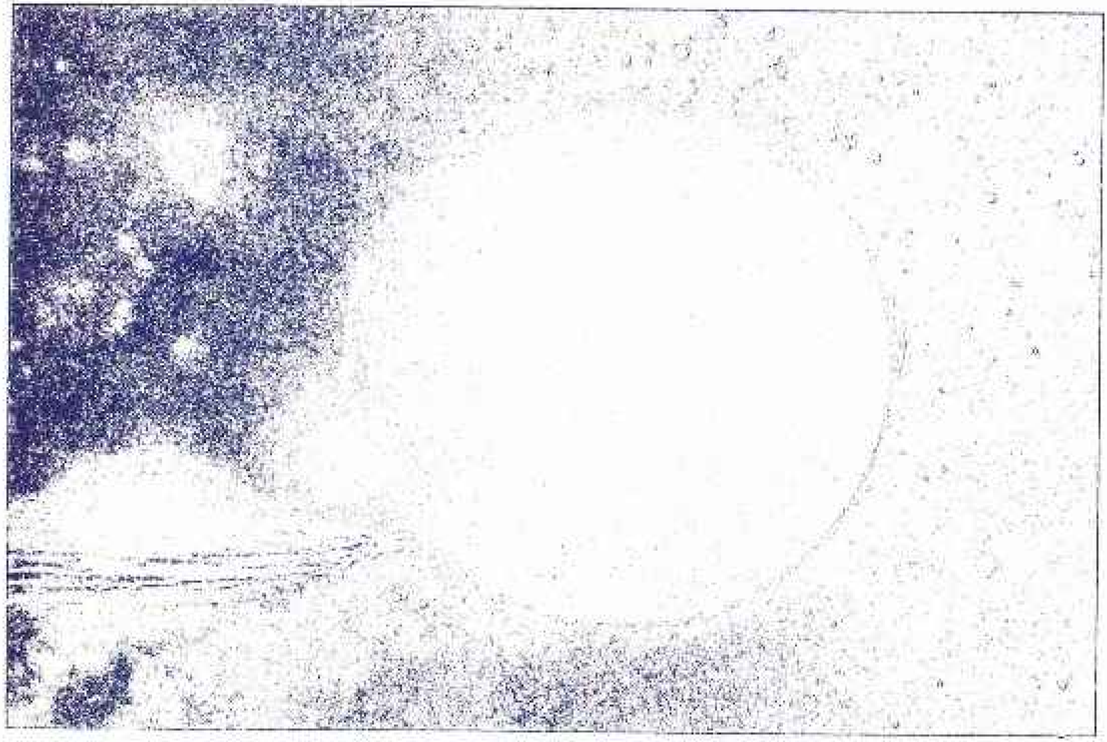

جنّتی و جہنّمی

قرآن مجید نے اپنی بعض آیتوں میں جنتی لوگوں کی ناقابل بیان جزاؤں اور جہنّمیوں کی ناقابل برداشت سزاؤں کو بارہا دلچسپ انداز میں بیان کیا ہے اور ان کا ایک دوسرے سے موازنہ کیا ہے۔

جب تک انسان دنیا میں ہے اس وقت تک اس کے پاس فرصت ہے کہ وہ نیک رفتار و کردار کے ذریعہ اہل بہشت میں شامل ہو جائے۔

ان آیتوں میں سے دو قسم کی آیتیں آپ کے سامنے پیش کی جاتی ہیں۔

جنّتی

ایک دوسرے سے برتاؤ

... وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ (حجر/۴۷)

اور ہم نے ان ۔ اہل بہشت ۔ کے دلوں سے ہر قسم کی کدورت وکینہ نکال لیا ہے تاکہ وہ ایک دوسرے سے خوش ہو جائیں اور بھائیوں کی طرح آمنے سامنے تخت پر بیٹھیں ۔

جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ ... (رعد/۲۳)

نیکو کار ۔ جنت میں داخل ہوں گے اور ان کے شریف والدین ، ازواج ، اولاد بھی ان کے ساتھ ہوں گے ۔ ایک دوسرے کے ساتھ رہیں ۔

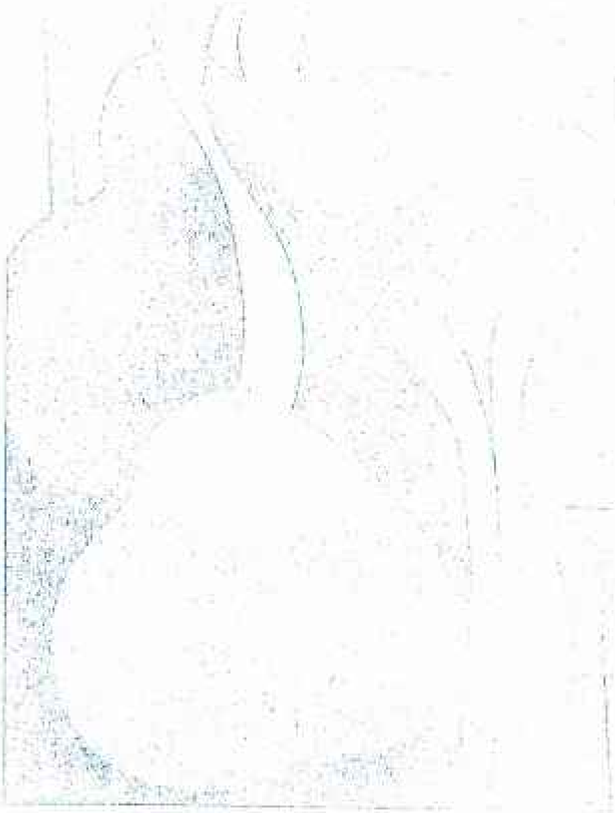

ایک دوسرے سے برتاؤ

...كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَّعَنَتْ

أُخْتَهَا... (اعراف/۳۸)

ہر داخل ہونے والی جماعت
دوسری پر لعنت کرے گی....

با نور افراد کا سلوک

... وَالْمَلائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ. سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ. فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ (رعد/۲۳)

اور خدا کے با نور فرشتے ہر دروازے سے ان کے پاس حاضری دیں گے اور کہیں گے تم پر درود و سلام کہ تم نے دنیا میں شیطان اور گناہ کے مقابلے میں صبر و استقامت سے کام لیا۔ یہ آخرت کا بہترین گھر تمہیں مبارک ہو جو کہ نیکوکاروں کے لئے تمہارا حصہ ہے۔

يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ

(نحل/۳۲)

جنتی لوگوں سے ملائکہ کہتے ہیں کہ تم پر سلام ہو اب تم اپنے نیک اعمال کی بنا پر جنت میں داخل ہو جاؤ۔

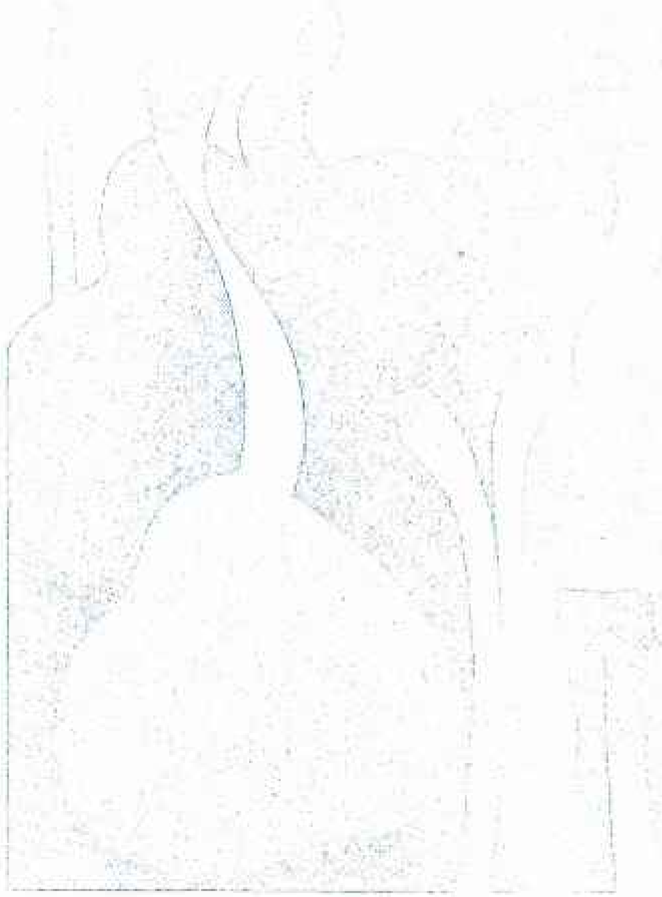

جہنمی

مامور افراد کا برتاؤ

عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ

(تحریم /۶)

جہنمیوں پر خدا کے غضبناک فرشتے مسلط ہوں گے۔

... يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ (محمد (ص) /۲۷)

خدا کے غضبناک فرشتے ان کے چہروں اور پشت پر مارتے ہوں گے۔

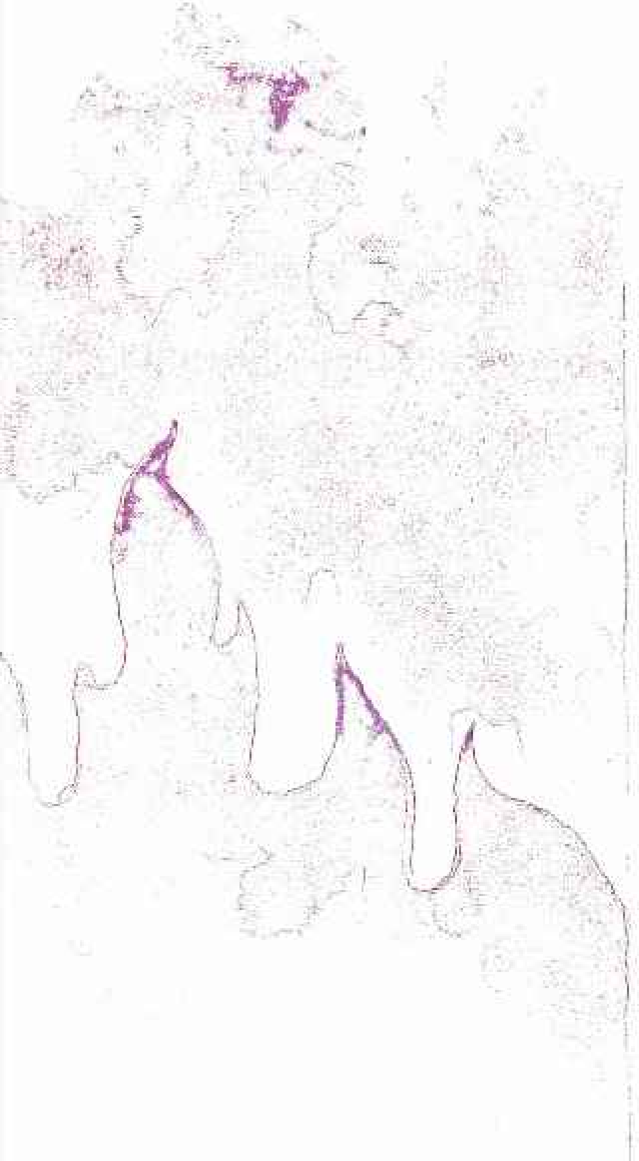

ایک سبق آموز اور حکیمانہ بات

يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمَاوَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللَّهُ (لقمان/۱۶)

میرے بیٹے!
نیکی یا بدی ایک رائی کے دانے کے برابر ہو اور کسی پتھر (پہاڑ) کے اندر ہو یا آسمانوں پر ہو یا زمینوں کی گہرائی میں تو بھی خدا روز قیامت اسے ضرور سامنے لائے گا۔

سوال؟

قرآن مجید کے ایک چھوٹے سورے میں ایسی ہی حکیمانہ بات بیان ہوئی ہے جیسی اوپر بیان ہوئی ہے، اس میں مثقال، ذرہ، خیرا، شرا، استعمال ہوئے ہیں اس سورہ کے نام کو اس آیت کے ترجمہ کے ساتھ لکھئے۔

معلوماتِ قیامت

قیامت کے وقت آسمان کی کیفیت

وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ: (تکویر/۱۱) اور جب آسمان کا چھلکا اُتار دیا جائے گا

يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ (انبیاء/۱۰۴) جس دن ہم آسمانوں کو اس طرح لپیٹ دیں گے جس طرح کاغذ کے طومار کو لپیٹ دیتے ہیں۔

تَكُونُ السَّمَاءُ كَالْمُهْلِ: (معارج/۹) جس وقت آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی مانند ہو جائیگا۔

إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ: (انشقاق/۱) جس دن آسمان پھٹ جائے گا۔

تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ: (دخان/۱۰) جس دن آسمان دھوئیں کی مانند ہو جائے گا۔

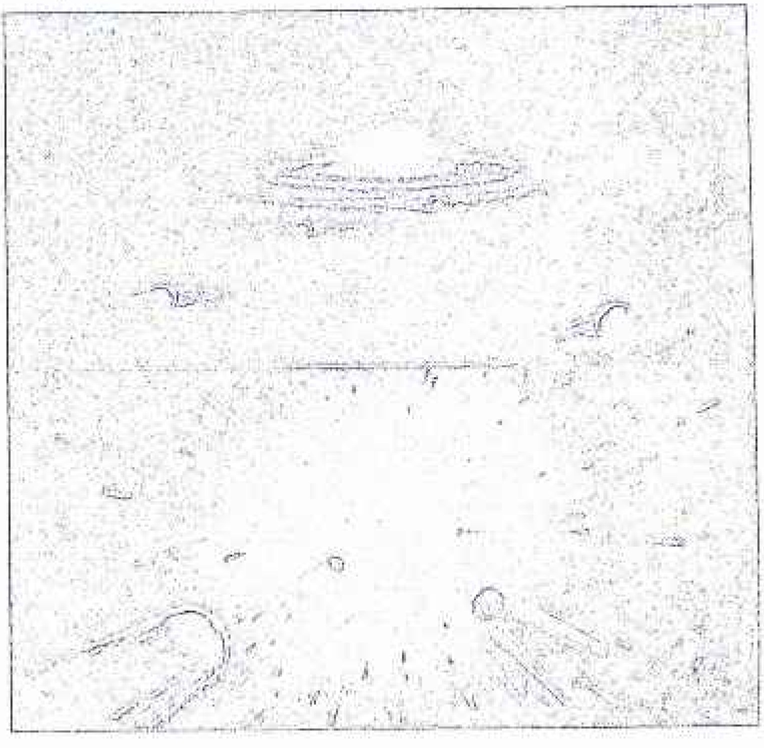

دس، قرآنی پیغام

وَاعْلَمُوا اَنَّ اللهَ مَعَ الْمُتَّقِین (توبہ/۳۶) جان لو خدا پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔

انَّ اللهَ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبادِهِ (توبہ/۱۰۴) بے شک خدا اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے

اِنَّ الْحَسَناتُ یُذْهِبْنَ السَّیِّئات (ھود/۱۱۴) بے شک نیکیاں برائیوں کو ختم کر دینے والی ہیں۔ نیک کام برائیوں کا مداوا کرتے ہیں۔

لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیدَنَّکُمْ (ابراهیم/۷) اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں نعمتوں میں اضافہ کروں گا

یَعْلَمُ ما یُسِرُّونَ وَما یُعْلِنُون (ھود/۵) خدا ان کے باطن و ظاہر سے آگاہ ہے۔

۱۔ توبہ یعنی گزشتہ گناہوں پر پشیمانی اور ترک کا ارادہ

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ (هود/۱۱۵) بے شک خدا نیکو کاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا ہے

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ (تغابن/۱۶) جہاں تک ہو سکے پرہیز کرو۔

إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (هود/۵) خدا دلوں کے راز سے واقف ہے

أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ (رعد/۲۸) ذکر خدا میں دلوں کا اطمینان ہے۔

إِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا (غافر/۵۹) قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں

قرآنی سوال

۱۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ زمین کے چاروں طرف مختلف گیسوں کا تقریباً ۸۰۰ کلومیٹر لمبا جال تنا ہوا ہے اور زمین کو محکم ذرہ کی طرح ان دو کروڑ ہلاکت خیز آسمانی پتھروں سے بچاتے ہیں جو کہ ہر روز تقریباً ۵۰ کلومیٹر فی سکنڈ نیچے آتے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ یہ مضبوط چھت تقریباً دس میٹر ضخیم فولادی چھت ہے۔

قرآن مجید کی ایک آیت اس بات کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔

اس آیت کو مع ترجمہ لکھئے۔

راہنمائی: یہ آیت سورۂ انبیاء کی ۳۰ سے ۴۰ آیتوں کے درمیان میں ہے۔

۲۔ ایک دانشور کہتے ہیں: فضا جو کہ اربوں کہکشاؤں سے تشکیل پائی ہے، سرعت کے ساتھ پھیل رہی ہے۔ اور کہکشائیں بے پناہ تیزی کے ساتھ فی سیکنڈ ۶۶ ہزار کلومیٹر ایک دوسرے سے دور ہو رہی ہیں۔

قرآن مجید کی ایک آیت ایک وقوعہ و مظاہری وجود کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ اگر آپ چاہیں تو اس سے آگہی حاصل کر سکتے ہیں۔ درج ذیل کلمات کو منظم کیجئے اور مع حوالہ آیت کا ترجمہ لکھئے۔

وَالسَّمَاءَ - بِأَيْدٍ - إِنَّا - وَ - لَمُوسِعُونَ - بَنَيْنَاهَا

راہنمائی: یہ آیت سورۂ ذاریات میں ہے۔

قرآنی سوال

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ شمسی اور دوسرے نظاموں کے کرات کو ایک بڑی طاقت ان کے دقیق و منظم مدار پر روکے ہوئے ہے اور یہ گردشیں اتنی دقیق ہیں کہ دسیوں سال بعد بھی چاند و سورج گہن "قابلِ محاسبہ" ہیں۔

اس طاقت کو قوتِ جاذبہ، کشش، و دافعہ کہتے ہیں یہ طاقت زمین اور سورج کے درمیان موجود ہے۔

لیکن اس عظیم طاقت کو آنکھوں سے نہیں دیکھا جا سکتا۔

"قابلِ توجہ بات یہ ہے کہ قرآن مجید کی ایک آیت اس کے وجود کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ اگر آپ اس آیت سے آگاہ ہونا چاہتے ہیں تو درج ذیل کلمات کو منظم کیجیے اور اس کے حوالہ کے ساتھ اس کا ترجمہ لکھیے۔

السَّمَاوَاتِ - عَمَدٍ - اللهُ - الَّذِي - رَفَعَ - تَرَوْنَهَا - بِغَيْرِ

راہنمائی: آیت سورۂ رعد میں ہے۔

قیامت کے وقت زمین کی حالت

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ: (ابراہیم/۴۸) جس دن زمین دگرگوں ہو جائے گی

يَوْمَ تَشَقَّقُ الْأَرْضُ: (ق/۴۴) جس دن زمین شگافتہ ہو جائے گی اور اس سے انسان نکلیں گے۔

وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا: (زلزال/۲) جس دن زمین اپنے اندر کی چیزیں اگل دے گی

إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا: (فجر/۲۱) جس دن زمین کو ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا۔

جواب نامه
بہار نور کے تیسرے حصہ کا علمی مقابلہ

کل نمبر ......

نام : ....
پتہ : ....

صفحہ ۳۸ : قرآنی سوال — ۴ نمبر

سورہ .... شمارہ .... ترجمہ ....

معمّا — ۱۴ نمبر

۱ - .... ۲ - ....

صفحہ ۳۹ : کلمات کی تنظیم — ۱۸ نمبر

۱ - .... ۲ - ....

۳ - .... ۴ - ....

حروف کی تنظیم — ۸ نمبر

۱ - .... ۲ - ....

۳ - .... ۴ - ....

کیا آپ جانتے ہیں ؟ — ۴ نمبر

آیہ ....

ترجمہ .... شمارہ............

صفحہ ۴۴ : گفتگو

آیت نمبر — دو کلموں والی آیت — ۴ نمبر

صفحہ ۷۳ ؛ معما ۱۰ نمبر

۱..............۲..............

۳..............۴..............

وہ کون ہے ؟

۱.............. ۲ نمبر

۲.............. ۲ نمبر

۳.............. ۴ نمبر

صفحہ ۹۸ معمّا

۱ـ.............. ۲ نمبر

۲ـ.............. ۳ نمبر

۳ـ.............. ۲ نمبر

۴ـ۱..............۲.............. ۸ نمبر

۳..............۴..............

۵ـ۱..............۲.............. ۴ نمبر

۶ـ۱..............۲.............. ۱۶ نمبر

۳..............۴..............

۵..............۶..............

۷..............۸..............

اهدایی
دفتر نمایندہ مقام معظم رهبری (مدظله العالی)
در پاکستان

وہ کون ہے ؟

۱ـ..............۲ـ.............. ۲ نمبر

صفحہ ۱۱۳ ؛ سوال ؛ ۴ نمبر

سورہ.............. شمارہ.............. ترجمہ..............

صفحہ ۱۱۶ سوال ؛

۱ ـ آیه.............. ترجمه.............. ۴ نمبر

۲ ـ آیه.............. ترجمه.............. ۲ نمبر

صفحہ ۱۱۷ ؛ سوال ۴ نمبر

آیه..............

ترجمه.............. شماره..............

معلومات

کہاں تک ؟

کہاں سے ؟

مجموعہ بہار نور ایک کوشش ہے جوانوں اور نوجوانوں کو قرآن سے روشناس کرانے کیلئے جس کو آرٹ، نقاشی، طراحی .... کی بولتی ہوئی زبان میں پیش کیا گیا ہے۔

اس سلسلے کے دوسرے مجموعے عنقریب شائقین کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے۔

کتاب کے آخر میں کچھ سوالات قائم کئے گئے ہیں جن کا مقصد ایک ثقافتی مقابلہ کا انعقاد ہے۔

مثال

کہانی

دعا

قسم